بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُم اذِلَّۃ

جلد 47
ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد
Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ نمبر 3
شرح چندہ
سالانہ 150روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈیا40ڈالر
امریکن۔بذریعہ
بحری ڈاک10پونڈ
یا20ڈالر امریکن

15رمضان 1418ہجری 15 صلح 1377ہش 15جنوری 98ء

اخبار احمدیہ

لندن ۱۴ جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

رمضان کے ان مبارک ایام میں حضور منیر فضل ترتیل میں سورۃ نساء سے قرآن مجید کا درس ارشاد فرمارہے ہیں۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔

ماہ رمضان کے فضائل و برکات

......ارشاد باری تعالیٰ......

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون O

ایاماً معدودت فمن کان منکم مریضاً اوعلیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمونO

شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدی للناس وبینٰت من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضاً اوعلی سفر فعدۃ من ایام اخر یریداللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھدکم ولعلکم تشکرون (سورہ بقرہ)

ترجمہ : اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور جسمانی کمزوریوں سے) بچو۔

(سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور اُن لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اُس کیلئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت (بناکر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور (یہ حکم اُس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تاکہ تم تعداد کو پوری کرلو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم (اس کے) شکر گزار بنو۔

......ارشاد نبوی ﷺ......

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کی عظمت کو ظاہر کرتے ہوئے ماہ شعبان کے آخر میں خطبہ ارشاد فرمایا آپؐ نے فرمایا:۔

اے لوگو! بڑی عظمتوں والا اور بڑی برکتوں والا مہینہ قریب آگیا ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور اس میں راتوں کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ یہ مہینہ بدیوں کو روکنے اور نیکیوں کو استقلال سے ادا کرنے کا مہینہ ہے۔ اور اس کا بدلہ جنت ہے۔ یہ محتاج لوگوں کی ہمدردی اور بھلائی کا مہینہ ہے۔ جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کا روزہ افطار کرائے گا اس کو گناہوں سے مغفرت حاصل ہوگی اور وہ دوزخ کی آگ سے آزاد کیا جائے گا۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی کی جائے اور جو زیادہ استطاعت نہ رکھتا ہو۔ وہ دودھ یا کھجور یا پانی سے ہی روزہ کھلوائے تو خدا اس کو میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا یہ وہ مہینہ ہے جس کے ابتداء میں رحمت اور اس کے وسط میں مغفرت اور اس کے آخر میں دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ جو اس میں اپنے نوکر چاکر اور اپنے ماتحت سے تخفیف کرے گا خدا اس کی مغفرت کرے گا اور دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

......ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام......

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے اس مہینہ کو تنویر قلب کیلئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ (فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۱۲۹)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

قادیان میں بین الاقوامی رمضان

۱۹۹۷ء کا سال جلسہ سالانہ کے روحانی ماحول کے ساتھ ختم ہی ہوا تھا کہ نئے سال کے پہلے روز رمضان المبارک کے پر بہار جھونکوں نے مومنوں کے قلوب میں مزید تازگی پیدا کر دی۔ امسال قادیان میں رمضان ایک عجیب شان سے آیا ہے کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانان کرام میں سے روزوں کی خاطر یہاں رک گئے کچھ جلسہ کے بعد بھی تشریف لائے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ اس وقت ہندوستان سمیت آٹھ ممالک کے نمائندے قادیان دارالامان کی روحانی فضاؤں میں روزوں کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں جن میں پاکستان۔ کینیڈا۔ یو کے جرمنی۔ کینیا۔ نیپال اور بھوٹان کے افراد شامل ہیں۔ اس طرح ہندوستان کے چھ صوبوں کے مخلص بھی قادیان میں رمضان کی برکتوں سے استفادہ کر رہے ہیں ان صوبوں میں اڑیسہ۔ بنگال۔ کشمیر۔ بہار۔ یوپی۔ کیرلہ۔ اور آسام شامل ہیں اللہ تعالیٰ سب کی دُعاؤں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

لنڈن میں چونکہ رمضان سال کے آخری روز شروع ہوا لہٰذا اسی روز سے ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستانی وقت کے مطابق روزانہ ۵ بجے سے ساڑھے ۶ بجے تک سوائے جمعہ کے روز کے درس القرآن ارشاد فرما رہے ہیں۔ امسال یہ بابرکت درس سورۃ النساء کی آیت ۷۴ سے شروع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے لوگوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس روحانی فائدہ سے اپنی اپنی استطاعتوں کے مطابق حتی المقدور فیض حاصل کریں اور ان روحانی خزائن اور بصیرت افروز معارف کو نہ صرف اپنے سینوں میں جگہ دیں بلکہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔

یکم جنوری ۹۸ء کو دوسرے روز کے درس القرآن میں حضور انور نے تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو سال نو کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ مباہلہ کی دُعا گزشتہ سال ۱۰ر جنوری کو شروع کی گئی تھی اس لئے اس سال ۱۰ر جنوری تک یہ مباہلہ جاری ہے۔ حضور نے فرمایا تمام سال اللہ تعالیٰ نے اس مباہلے کے عظیم الشان اور ایمان افروز نشانات دکھائے ہیں اور اُمید ہے کہ آئندہ بھی دکھائے گا۔ انشاء اللہ لہٰذا احباب مباہلے کو مد نظر رکھ کر بھی اس رمضان میں خصوصی دعائیں کریں۔

رمضان کے مبارک مہینہ میں ابتداء سے ہی قادیان میں نماز عشاء کے بعد مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ مسجد ناصر آباد اور مسجد دار الانوار میں نماز تراویح کا انتظام کیا گیا ہے اور علی الترتیب قاری نواب احمد صاحب۔ حافظ شریف الحسن صاحب۔ حافظ مظہر احمد صاحب اور مشتاق الرحمٰن صاحب نماز تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اسی طرح ہر چہار مساجد میں بعد نماز فجر درس الحدیث بھی دیا جا رہا ہے علی الترتیب مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت مکرم جاوید اقبال صاحب اختر انسپکٹر بیت المال آمد مکرم مولوی مظفر احمد فضل انسپکٹر تحریک جدید اور سینئر طلباء مدرسۃ المعلمین باری باری مسجد دار الانوار میں درس دے رہے ہیں۔

الحمد للہ کے باجماعت نمازوں اور نماز تراویح میں باوجود شدید سردی کے نہایت ذوق و شوق سے احباب شامل ہو رہے ہیں۔ کارکنان لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے ہوئے مہمانوں کی دن رات خدمت میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

رمضان ہم کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے مکمل مواقع فراہم کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہم اپنے مولیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے دائمی جنتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ یہ ماہ مبارک دعاؤں کی قبولیت کے لحاظ سے ایک سنہری موقع ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام و احمدیت کی ترقی۔ بنی نوع انسان کی سچی خوشحالی کیلئے دعائیں کرنے اور مقبول عبادتیں بجالانے کی توفیق بخشے۔

رخصت سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا درج ذیل ارشاد ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

"رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کا مطلب ہے کہ اس مہینے کی عبادتوں کو استقلال بخشیں اس مہینے میں جو برکتیں پائی جاتی ہیں ان کو دوام عطا کریں جن مصیبتوں سے نجات پائی جاتی ہے تو پھر دوبارہ ان بندھنوں میں نہ جکڑے جائیں۔ ان گندگیوں کی طرف منہ نہ کریں۔ جن گندگیوں سے رمضان شریف نے آپ کو نجات دلائی ہے۔ اس موقع پر رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کیلئے آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی قریب آگیا ہے وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے۔ دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی کوئی ایسی آواز نہیں جو تمہارے دل سے اٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو۔ پس رمضان شریف رحمتوں کا پیغام لیکر آیا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ پیاری آواز ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ جس کی زندگی میں یہ مہینہ داخل ہو جائے گا اللہ تعالیٰ رحمت کے دروازے اس پر کھولتا چلا جائے گا۔ پس اس مہینے کو اپنی زندگی میں داخل کرلیں خود اس مہینے میں داخل ہو جائیں کیونکہ اس سے بہتر اس کی کوئی اور جگہ نہیں۔

(بحوالہ بدر یکم فروری ۱۹۹۶ء صفحہ ۱۴ کالم نمبر ۲)

(منیر احمد خادم)

رمضان المبارک کے پہلے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

ہر جگہ سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبائعین کے تقرر کا ارشاد

وقف جدید کے مالی جہاد میں امریکہ اول پاکستان دوم جرمنی سوم رہا جبکہ بھارت چھٹے نمبر پر ہے

دنیا بھر میں دو لاکھ بائیس ہزار احمدی اس تحریک میں شامل ہیں

لنڈن۔ ۲ر جنوری (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لنڈن میں نئے سال اور نئے رمضان کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے وقف جدید کے ۴۳ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے آغاز خطبہ میں سورۃ الحدید کی آیت ۶ تا ۸ کی تلاوت فرما کر مالی قربانیوں کے فضائل اور ماہ رمضان سے ان کے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ امسال سے بالخصوص نو مبائعین کو وقف جدید کے مالی نظام میں ضرور شامل کریں۔ حضور نے فرمایا گزشتہ سالوں میں پوری دُنیا میں ایک کروڑ نئی بیعت کرنے والے جماعت میں شامل ہوئے ہیں ایک منصوبہ بند طریق سے انہیں وقف جدید کے مالی نظام میں شامل کیا جائے اور اس کیلئے سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبائعین کا تقرر کیا جائے۔

حضور نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے کہ ہر سال وقف جدید میں شامل ہونے والوں میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے ۱۹۹۶ء میں تعداد ایک لاکھ ستاسٹھ ہزار چار صد ترانوے تھی جبکہ امسال ۹۷ میں یہ تعداد بڑھ کر دو لاکھ ۲۲ ہزار چھ صد اٹھائیس ہو گئی ہے۔

حضور نے فرمایا سال ۹۷ء میں وقف جدید کا کل چندہ دس لاکھ بیاسی ہزار تین صد اٹھانوے پاؤنڈ تھا (یعنی ہندوستانی کرنسی میں سات کروڑ سے زائد)

سال ۹۷ میں وقف جدید کے چندہ کے لحاظ سے دُنیا بھر میں امریکہ اول پاکستان دوم اور جرمنی سوم ہے جبکہ بھارت نے اپنی چھٹی پوزیشن برقرار رکھی ہے۔ فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے امریکہ ۱۰۵ پاؤنڈ دے کر اول سوئزرلینڈ ۶۳ پاؤنڈ دیکر دوم اور جاپان ۳۰ پاؤنڈ فی کس قربانی کر کے سوم پوزیشن پر ہے۔

حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کی تعریف فرمائی کہ باوجود نامساعد حالات کے وہ قربانیوں کے میدان میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔

ضروری اعلان

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ نے چندہ وقف جدید کی اہمیت کے پیش نظر مورخہ ۹۸۔۱۔۲ کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ آئندہ ہر جماعت میں سیکرٹری وقف جدید کے علاوہ ایک اور سیکرٹری وقف جدید برائے تربیت نو مبائعین مقرر کیا جائے جو تربیت کے ساتھ ساتھ نو احمدی افراد کو چندہ وقف جدید میں شامل کرے۔ لہٰذا فوری طور پر سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبائعین نامزد کر کے منظوری کیلئے نام مرکز میں ارسال کر دیں تاکہ حضور انور کے ارشاد مبارک کے مطابق فوری تعمیل کی جاسکے اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ جو حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا بعد نظر ثانی لنڈن سے شائع ہو کر نظارت نشر و اشاعت قادیان کے پاس پہنچ چکا ہے۔ خواہشمند احباب اور جماعتیں نظارت ہذا سے حاصل کر سکتی ہیں۔ (ناظر نشر و اشاعت قادیان)

وقف جدید کے تینتالیسویں سال نو ۱۹۹۸ء کا بابرکت اعلان

جماعتی روایات کے مطابق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۹۸۔۱۔۲ کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرما دیا ہے۔ وقف جدید کے چندہ میں پوری دنیا میں ہندوستان کا چھٹا نمبر ہے۔ الحمد لله على ذالك۔ سیدنا حضرت امیر المومنین نے سال ۱۹۹۱ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں مورخہ ۹۱۔۱۲۔۲۷ کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ ہندوستان میں وقف جدید کی غیر معمولی اہمیت سمجھی جانی چاہئے اس لحاظ سے تمام ہندوستان کی جماعتوں کو وقف جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے مورخہ ۹۸۔۱۔۲ کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے نو مبائعین سے بھی چندہ وقف جدید وصول کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے نو مبائعین خوشی سے اپنی مرضی سے جو بھی دیں اسے قبول کیا جائے البتہ دیگر افراد جماعت کو اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق اپنے وعدہ جات میں نمایاں اضافہ کے ساتھ ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ (آمین)

(ناظم وقف جدید)

خطبہ جمعہ

اپنی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں اور اپنے بچوں کی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۷ اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشھد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ اياك نعبد و اياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطىٰ و قوموا لله قٰنتين﴾ (سورہ البقرہ آیت ۲۳۹)

یہ وہ آیت ہے جس کے مضمون سے متعلق میں گزشتہ خطبے میں روشنی ڈال چکا ہوں اور میں نے عرض کیا تھا کہ یہ سلسلہ ابھی آگے چلے گا۔ ﴿حافِظُوا علی الصَّلوات﴾ تمام نمازوں کی حفاظت کرو۔ یہ بنیادی حکم ہے۔ ﴿والصَّلوٰة الوُسطیٰ﴾ لیکن بیچ کی نماز کو بطور خاص یاد رکھو۔ یعنی حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے بنیادی فرضیت کے اعتبار سے تمام نمازوں کی حفاظت یکساں فرض ہے۔ مگر بطور خاص جس نماز کی طرف توجہ دینے کا ارشاد ہے وہ نماز وسطیٰ یا صلوٰۃ وسطیٰ جس کو کہتے ہیں، وہ درمیانی نماز جو کاموں میں گھری ہوئی ہو۔ اس پہلو سے کچھ باتیں میں آپ سے عرض کر چکا ہوں کچھ اور باتیں میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کے متعلق ایک عمومی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، اور یہ حدیث بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ سے لی گئی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

اس میں کچھ باتیں توجہ طلب اور تشریح طلب ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اگر گھر کی پڑھی جانے والی نمازیں مراد ہوتیں تو اس پر یہ مثال صادق نہیں آتی کہ جس کے گھر کے پاس ایک دائم نہر بہہ رہی ہو اور پانچ وقت وہ اس میں غوطے لگائے۔ اس سے میرے نزدیک اولین مراد یہ ہے کہ نماز باجماعت کی اہمیت واضح فرمائی گئی ہے۔ یعنی ایک ایسا شخص جس کے قریب ہی مسجد موجود ہو وہاں پانچ وقت جا کر روحانی غوطہ زنی کر سکے اور مسجد میں جا کر باجماعت نماز میں اپنے روحانی جسم کو خوب نہلائے دھلائے کیا ممکن ہے کہ ایسے شخص پر کوئی میل رہ جائے؟ اگر اس مثال کو نماز باجماعت پر ممتد نہ کریں تو پھر سقم یہ دکھائی دے گا کہ ہر گھر میں ساتھ کونسی نہر بہتی ہے۔ نہاتا تو وہ گھر کے اندر ہی ہے تو پھر یوں گھر میں سے نہر گزر رہی ہے۔ اس لئے بعض دفعہ روایت بیان کرنے والے اسی روایت کے ایک حصے میں بعض لفظ بھول جاتے ہیں اور مضمون کا ایک حصہ ایک اور طرف اشارہ کرتا رہتا ہے اور دوسرا حصہ ایک دوسری طرف اشارہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ پہلا حصہ بالکل واضح ہے اس میں ایک ذرہ بھی شک نہیں۔ اگر کسی کے گھر کے پاس نہر بہہ رہی ہو اور وہ گھر سے نکل کر اس نہر میں جائے، وہاں غوطہ زنی کرے تو ایسے شخص کو جو فرحت محسوس ہو سکتی ہے اور جس طرح اس کے جسم کے داغ دھل جائیں گے یہ بات ہمیشہ اسے تازہ دم رکھے گی اس کا جسم صاف ستھرا اور پاکیزہ رہے گا یہ اس روحانی حسن کی طرف اشارہ ہے جو مسجد میں جا کر ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ اس کے مابعد جو یہ فرمایا کہ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ مراد یہ تھی یا غالباً روایت کرنے والے سے چوک ہوئی یا رسول اللہ ﷺ نے یہ توقع رکھی کہ از خود لوگ سمجھ جائیں گے کہ اس سے کیا مراد ہے یہی مثال پانچ باجماعت نمازوں کی ہے۔ اگر لفظ 'باجماعت' اس میں داخل کر دیں یا داخل سمجھ لیں تو مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔

اس پہلو سے جب میں نے مزید غور کیا تو مجھے معلوم یہ ہوا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا اپنا گھر مسجد کے ساتھ ہی تھا اور وہ اہم نمازیں جن میں عورتیں باجماعت شرکت کر سکتی تھیں مثلاً جمعہ کی نماز یا صبح کی نماز کے وقت آنحضرت ﷺ کی خواتین مبارکہ گھر میں بیٹھ کر باجماعت نماز نہیں پڑھا کرتی تھیں، مسجد میں آ کر باجماعت نماز پڑھتی تھیں۔ جمعہ کے دوران بھی ایسا انتظام تھا کہ ان کے لئے الگ جگہ مقرر تھی جہاں وہ بے جھجک نماز پڑھ سکتی تھیں اور مردوں کی نظر چونکہ وہ پیچھے ہوتی تھیں ان کی طرف لوٹ کر نہیں پڑ سکتی تھی، مرد اپنی توجہ سامنے رکھتے تھے عورتیں پیچھے بیٹھی ہوتی تھیں اور جب خواتین اس حصے سے باہر نکل جاتیں تب مرد واپس لوٹا کرتے تھے۔ تو پردے کے مختلف انتظامات ممکن ہیں۔ آج کل ہم مسجد کے ایک حصے میں پردہ ڈال دیتے ہیں، ایک طرف مرد بیٹھ جاتے ہیں ایک طرف عورتیں۔ تو جو صورت بھی آپ اختیار کریں یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ اس حدیث کی روشنی میں جو عملاً آنحضرت ﷺ کی زندگی اور آپ کی خواتین مبارکہ کی زندگی کا نقشہ تھا وہ یہی تھا کہ باجماعت نمازوں میں اپنے گھر کو مسجد نہیں بناتی تھیں بلکہ باجماعت نماز میں گھروں سے نکل کر ساتھ مسجد میں داخل ہوا کرتی تھیں اور ایسی روایتیں بکثرت ہیں کہ ان کے کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں۔ یہ مُسلّمہ روایتیں ہیں تمام امتِ مُسلمہ ان سے واقف ہے۔

پس دو نمازیں خصوصیت سے اس موقع پر قابل توجہ ہیں ایک جمعہ کی نماز اور ایک صبح کی نماز۔ ان دونوں نمازوں میں عورتوں کو حق ہے کہ اپنی ضرورتوں کو پیش نظر رکھیں، اپنی نسوانی حوائج کے پیش نظر وہ جو چاہیں طریق اختیار کریں ان سے پوچھا نہیں جا سکتا کہ فلاں نماز میں کیوں نہیں آئیں لیکن جن کو اللہ تعالیٰ اجازت دے اور جن کو ان کا نفس اس بات پر ابھارے کہ باوجود اس کے کہ یہ نفلی کام ہے میں مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کروں ان کے لئے انتظام ضروری ہے۔ پس یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ عورتوں کے لئے فرض نہیں ہے کہ وہ جمعہ کی نماز باجماعت پڑھیں، عورتوں پر فرض نہیں ہے کہ وہ صبح کی نماز باجماعت ادا کریں لیکن یہ ایک نفلی کام ہے جس میں ان کو از خود یہ خواہش پیدا ہو سکتی ہے کہ یہ نماز بہت اعلیٰ درجے کی نماز ہے جو جماعت کے ساتھ ادا کی جائے اور اس پہلو سے ہمیں چاہئے کہ اس نماز میں شامل ہوں۔

اس مضمون میں اور بھی حدیثوں پر تفحص کیا تو یہ بات مجھ پر کھل گئی اور اس کے پیش نظر میں نے اپنے گھر کے ایک طریق کو اب بدل لیا ہے۔ بعض خواتین شاید حیران ہونگی کہ میں نے کیوں ان کا گھر میں اوپر جمعہ کی نماز کے لئے آنا بند کر دیا ہے۔ اس سے پہلے یہ رواج تھا کہ جمعہ کی نماز پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے ہمارے گھر میں اوپر ایک کمرے میں نماز میں شامل ہونے کا انتظام موجود تھا۔ میری بچیاں بھی اور بعض آنے والے مہمان بھی وہاں اکٹھے ہو کر میرے پیچھے باجماعت جمعہ پڑھ لیا کرتے تھے اور صبح کی نماز میں بھی یہ مسلسل دستور تھا کہ اگر کوئی چاہے تو پڑھ لے۔ اس حدیث پر غور کرنے کے نتیجے میں میں نے اس فیصلے کو بدل دیا ہے۔ یہ گھر ایسا ہے جس کے ساتھ نہر بہتی ہے یعنی نیچے باقاعدہ باجماعت نماز کا انتظام ہے اور دور دور سے خواتین آتی ہیں۔ تو جن کے گھر کے ساتھ بہتی ہو ان کا اولین فریضہ ہے کہ گھر چھوڑ کر نیچے اتریں اور باجماعت نماز میں اسی طرح حصہ لیں جیسے دوسری خواتین باجماعت نماز میں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ اب میں نے اس دستور کو بدل دیا ہے اور آنے والے مہمانوں کو جو پہلے یہاں آیا کرتے تھے ان سے درخواست کی ہے کہ بے شک ہمارے گھر تشریف لائیں مگر نماز پڑھنی ہو تو نیچے جائیں۔ میری بیٹیاں بھی نیچے اتریں گی اور سب کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں گی۔

اس میں ایک دوسری حکمت یہ پیش نظر ہے کہ اگر کسی جگہ باجماعت نماز کا انتظام ہے تو اہل خانہ کا یہ حق نہیں ہے کہ بعض کو اجازت دے اور بعضوں کو نہ اجازت دے۔ ایسی صورت میں وہ کمرہ یا وہ جگہ جو اس کے لئے مخصوص کی گئی ہے وہ اللہ کے لئے ایک عبادتگاہ کا مقام اختیار کر لیتی ہے۔ 'المَساجِدُ لِلّٰہ' مساجد اللہ

کے لئے ہیں۔ پس اگر وہاں باجماعت نماز اس طرح ہو رہی ہے کہ گویا یہ مسجد کے قائم مقام بن گئی تو پھر بچیا کسی اور کو یہ حق نہیں کہ دروازے پر پہرے دار کھڑے ہوں اور کہیں کہ یہ مسجد خاص خواتین کے لئے ہے وہی آسکتی ہیں اور عام خواتین کو یہ حق نہیں اور اسی طرح مردوں کو نہ سہی بچوں کو حق نہیں کہ وہ یہاں آئیں ۔اس لئے یہ سارا دستور غلط تھا اور نیکی نیتی پر مبنی تھا مگر تفحص کے بعد جو بات نکلی وہ یہ نکلی جواب میں نے آپ کے سامنے بیان کی ہے۔

پس اپنے گھروں میں اگر آپ نے باجماعت نماز کے لئے انتظام کرنا ہے، جیسا کہ میری ہدایت پر بہت سے جرمن گھروں میں یہ انتظام ہے، تو یاد رکھیں کہ پھر اس جگہ کو غیروں کے لئے ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اگر اندرونی نماز ہے تو وہ اور رنگ کی نماز ہے۔ ایک خاندانی نماز ہے جو آپ مل کر پڑھ سکتے ہیں، لیکن اسے باجماعت نماز کا حقیقی قائم مقام قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک وہ جگہ سب کے لئے کھلی نہ ہو۔ پس اس پہلو سے احباب اس صورت حال کو پیش نظر رکھیں۔ جن گھروں میں بھی باجماعت نماز کا ان معنوں میں انتظام ہے کہ علاقے کے لوگوں کے لئے مسجد دور ہے وہ وہاں اکٹھے ہو سکتے ہیں ان کو ہر گز کسی تفریق کا کوئی حق نہیں۔ پھر اس نماز پر جو بھی آئے گا اس کے لئے دروازہ کھلا رہنا چاہئے۔ لیکن اگر یہ مسجد کی قائم مقام نہیں بنائی جارہی، مسجد نہ ہونے کی وجہ سے، گھریلو مجبوری کی وجہ سے خاندانی نماز ہے تو اسے جس طرح چاہیں ادا کریں مگر وہ مسجد کی نماز کے قائم مقام نہیں ہوگی۔ پس یہ ایک وضاحت تھی جو میں اس ضمن میں کھل کر کرنا چاہتا تھا۔ اب اگر وہ لوگ جن کو مسجد مہیا ہو یعنی اتنے فاصلے پر موجود ہو کہ وہ اس میں جا سکتے ہوں وہ اپنے بچوں کو بھی اس پر آمادہ کریں خود بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بہت اعلیٰ تربیت ہوگی اور آنحضرت ﷺ کی یہ ہدایت ان پر اطلاق پائے گی کہ روزانہ پانچ وقت ان کے جسموں کے داغ دھلتے رہیں گے۔

اس وضاحت کے بعد اب میں چند اور باتیں اسی سلسلے میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ایک توضمنی بات ہے کہ ﴿حافِظُوا علی الصَّلَواتِ﴾ اب جو لکھا ہوا میرے سامنے ہے یہ بالکل صاف 'صلوات' ہی پڑھا جاتا ہے۔ گزشتہ جمعہ پر جو تحریر میرے سامنے تھی چونکہ دماغ مضمون میں اٹکا ہوا تھا اس لئے ایک معروف بات بھی ذہن سے اتر گئی کہ 'الصلوات' ہے نہ کہ 'صلوٰۃ'۔ تو مجھے بعد میں لوگوں نے توجہ دلائی کہ آپ الصلوٰۃ پڑھتے رہے ہیں حالانکہ مجھے ویسے ہی یہ آیت یاد ہے ﴿حافِظُوا علی الصَّلَواتِ﴾ ہی پڑھتا ہوں۔ لیکن اس وقت اس کاغذ کی وجہ سے جو میرے سامنے تھا جس میں "ت" مربوطہ تھی لمبی نہیں تھی۔ 'الصلوات' 'ت مربوطہ سے بھی لکھی جاتی ہے یعنی یہ لفظ 'ۃ' مربوطہ سے بھی لکھا جاتا ہے لیکن اگر لمبی 'ت' ہو تو فوراً ہمیں سمجھ آجاتی ہے کہ اس کو 'صلوٰۃ' نہیں 'صلوات' پڑھنا ہے۔ وہاں چونکہ مربوطہ 'ۃ' لکھی ہوئی تھی اور جو حرکات ہیں وہ واضح نہیں تھیں اس لئے از خود بے خیالی میں میرے منہ سے 'الصلوٰۃ' ادا ہوتا رہا جس کا اس وقت مجھے پتہ نہیں چلا۔ بعد میں جیسا کہ جماعت بڑی ہوشیار ہے اور باریک باتوں پر نظر رکھتی ہے بعض لوگوں نے بڑے ادب سے مگر وضاحت کے ساتھ توجہ دلائی کہ قرآن کریم کی آیت آپ 'الصلوٰۃ' پڑھ رہے تھے پہلے حصے میں، حالانکہ ﴿حافِظُوا علی الصَّلَواتِ﴾ پڑھنا چاہئے تھا۔ یہ درست ہے اور اس وضاحت کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ پہلی کیسٹ میں جہاں جہاں بھی 'الصلوٰۃ' پڑھا گیا ہے اس کو درست کر دیں۔ اور اب جو میں نے صحیح پڑھا ہے یہ عبارت وہاں بیچ میں داخل کی جاسکتی ہے مگر ہمارے تاریخی ریکارڈ میں یہ تلاوت درست جانی چاہئے ﴿حافِظُوا علی الصَّلَواتِ﴾ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو ﴿والصَّلوٰۃِ الوُسطیٰ﴾، مضمون بنتا ہی اس طرح ہے۔ اور بالخصوص مرکزی نماز کی کیونکہ سب نمازوں میں اسے ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

(اس موقعہ پر حضور انورنے لب تر کرنے کے لئے گرم پانی طلب فرمایا اور اس سلسلہ میں منتظمین کو ضروری ہدایات سے نوازا ۔ پھر اصل مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا)

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صلوٰۃ وسطیٰ وہ مرکزی نماز ہے جس کی حفاظت کا بطور خاص ہمیں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس نماز کی حفاظت کرلیں، تو پھر ساری نمازوں کی حفاظت کرلیں گے۔ یہ نماز تمام دنیا میں اسی طرح اپنے وقت پر آتی ہے اور وقت پر آکر گزر جاتی ہے اور نہ توجہ دینے والے غافل رہتے ہیں اور اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک نماز کی طرف بھی توجہ اگر صحیح نہ ہو تو کوئی نماز بھی خدا حضور مقبول نہیں ہوتی۔ پس اس پہلو سے یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اپنی مرکزی نمازوں کی طرف کریں اور انہیں کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ لفظ "نمازوں کو کھڑا کرو" اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور اس پر پہلے بھی بار بار روشنی ڈال چکا ہوں کہ انسان نمازوں کو کھڑا کرتا ہے اس لئے کہ وہ گرنے کا رجحان رکھتی ہیں۔ یعنی ہر شخص جو اپنی نماز کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے بار بار اس کی توجہ پھرتی ہے اور مضمون سے ہٹتی ہے۔ جونہی وہ توجہ پھرتی ہے اور مرکزی مضمون سے ہٹتی ہے وہیں نماز گر جاتی ہے۔ جیسے بعض لوگ ہواؤں میں اپنا کپڑا سنبھال کر چلتے ہیں۔ بعض بچیاں جو ملاقات پہ آتی ہیں، چھوٹی بچیوں کو ماں باپ نے سمجھایا ہوا ہے سر ڈھانپ کے رکھو اور ان کی اوڑھنی سر سے گرتی رہتی ہے وہ پھر اونچا کرتی رہتی ہیں تو یہ گر اسی قسم کا ہے۔ نماز جن آداب کے ساتھ پڑھنی چاہئے ان آداب میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور جونہی نماز اپنے محل اور مقام سے گری وہیں اس کا فائدہ ختم ہوگیا۔ اور نماز کا فائدہ یہ تھا کہ آپ کو کھڑا کرے۔ پس یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اور بظاہر ایک اندرونی تضاد ہے مگر کوئی تضاد نہیں ہے۔ حقیقت میں اسی کی نماز اسے قائم کر سکتی ہے۔ اور قرآن کریم نے ان لوگوں کا ذکر جو خدا کے سچے مخلص عبادت گزار بندے ہوں 'قائمون' اور 'قوّام' کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ **پہلے اپنی نمازوں کو کھڑا کرنا سیکھ لو پھر نمازیں تمہیں کھڑا کریں گی۔ یہ ایک بنیادی امر ہے جس کو بھلانے کے نتیجے میں آپ کی کوئی دائمی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ نمازوں کو کھڑا کرو ان معنوں میں کہ جب بھی توجہ اس سے ہٹ کر ادھر ادھر بکھرے پھر اسے سمیٹو، پھر واپس نماز کی طرف لاؤ اور یہ وہ جدوجہد ہے جس میں آپ کو بعض دفعہ ساری زندگی کام کرنا پڑتا ہے۔** یہ ایک دفعہ کی جدوجہد نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کی جدوجہد ہے اور یہی وہ مرکزی روحانی حقیقت ہے جس کو نقصان پہنچانے کے لئے شیطان اتنی کوشش کرتا ہے کہ خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نمازوں میں بھی آپ کی توجہ بکھیرنے کی کوشش کیا کرتا تھا "ینھیٰ عبداً اذا صلّی" یعنی محمد رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو اس وقت کئی قسم کی شیطانی کوششیں ہوتی تھیں۔ آپ کو بعض دفعہ جسمانی تکلیفیں دی جاتی تھیں، بعض دفعہ شور ڈالا جاتا تھا یہاں تک کہ اونٹ کی اوجھڑیاں تک آپ کے اوپر پھینک دی گئیں تاکہ آپ کی توجہ ہٹ جائے اور بڑی عظیم جدوجہد کے ساتھ آپ نماز پر توجہ رکھنے کی کوشش فرماتے تھے۔

پس یہ وہ مسئلہ ہے جس کا آغاز عام انسان سے، جو خدا کی خاطر نمازوں کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے، شروع ہو کر اسی عبد کی طرف وہاں تک چلتا ہے جو عبد کامل ہے جس نے سب سے اعلیٰ نمازوں کا حق ادا کیا۔ پس ان توجہ بکھیرنے والی چیزوں سے ان معنوں میں آپ بیزار نہ ہوں کہ یہ کیا مصیبت گلے پڑ گئی ہے۔ دراصل یہ مصیبت اس لئے گلے پڑی ہے کہ جتنا آپ اس کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں صحیح معنوں میں اس وقت آپ خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پس جتنے ارد گرد سے شور و غوغا کی آوازیں اٹھتی ہیں اور آپ کی نماز میں حائل ہوتی ہیں یہ آوازیں دراصل نفس کے ان تعلقات کی آوازیں ہیں جو دنیا میں پھیلے پڑے ہیں اور غیروں کو سنائی نہیں دیتیں۔ گویا عبادت کرنے والا جانتا ہے کہ جب بھی وہ خدا کی طرف توجہ پھیرنی چاہے تو دنیا کے الجھاؤ اسے اپنی طرف بلاتے ہیں اور کھینچ لے جاتے ہیں۔ ہزار باتیں جن میں ان کو دلچسپی ہوتی ہے وہ نظر کے سامنے آجاتی ہیں اور توجہ خدا کی طرف سے ہٹ کر ان کی طرف چلی جاتی ہے۔ ان سب جگہوں سے اکھیڑنا یعنی ان تعلقات کو اکھیڑنا جو مادی دنیا سے آپ کو وابستہ رکھ رہے ہیں یہ نماز کا کام ہے اگر آپ نماز کی حفاظت کی طرف توجہ کریں گے۔ جب آپ توجہ کریں گے اور ایک ایک کرکے ان تعلقات کو توڑ دیں گے اور جڑوں سے اکھیڑ دیں گے اور خدا کے لئے اپنے نفس کو خالص کرتے رہیں گے یہ کوشش ہے جس کوشش میں نماز آپ کو کھڑا کرتی ہے۔ یعنی یہ کوشش اپنی ذات میں آپ کو کھڑا کرنے کی کوشش ہے۔ پس ایک معنے میں آپ نمازوں کو کھڑا کرتے ہیں اور بعینہ اسی وقت یہ نمازیں آپ کو کھڑا کر رہی ہوتی ہیں۔ پس سننے میں یہ تضاد ہے یا بعض لوگوں کے دیکھنے میں یہ تضاد ہوگا۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ نماز کو کھڑا کرنا یا نماز کا آپ کو کھڑا کرنا ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔

پس اس پہلو سے مستعد ہو جائیں۔ **اپنی نمازوں کی طرف بھی مزید**

ارشاد نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 چھتولین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

توجہ کریں اور اپنے بچوں کی نمازوں کی طرف بھی مزید توجہ کریں۔ ان کو سمجھائیں کہ نمازیں حکمت رکھتی ہیں اور یہ دوسرا پہلو ایسا ہے جو نماز کو کھڑا کرنے میں آپ کا بہت ممد ثابت ہوگا۔ اگر کسی چیز کی اہمیت واضح ہو جائے، اگر کسی چیز کے فوائد کا علم ہو تو از خود انسان کی توجہ اس طرف مبذول ہو جایا کرتی ہے۔ جن لوگوں کی نمازیں زیادہ گرتی ہیں وہ درحقیقت زیادہ کم علم ہیں یعنی ان کو حقیقت میں نماز کے فوائد کا علم نہیں ہوتا اور نہ ان فوائد سے وہ لذت یاب ہوتے ہیں۔ پس جب ذاتی طور پر ایک چیز کے اندر جو افادیت خدا نے رکھی ہے اس کا علم ہو جائے، اس کا حقیقی عرفان ہو جائے اور اس افادیت سے آپ خود فائدہ اٹھائیں تو توجہ بکھیرنے والے عوامل از خود چھوڑ جاتے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ پس یہ طریق کار ہے جس کے ذریعے توجہ کو مبذول کرنا ضروری ہے۔

اول جیسا کہ میں نے بیان کیا کوشش کریں۔ کوشش سے بھی کسی حد تک یہ مسئلہ حل ہوتا رہتا ہے لیکن اس بات کی کیوں نہ کوشش کریں کہ مصنوعی کوشش کی ضرورت نہ پڑے۔ از خود دل ایک طرف سے تعلق توڑ کر دوسری طرف منتقل ہو جائے۔ یہ وہ دوسرا پہلو ہے جسے انبیاء اختیار کیا کرتے ہیں۔ اور انبیاء کی متابعت میں ان کے خالص وفادار غلام اختیار کرتے ہیں۔ یعنی نماز میں پہلے اپنے دل اٹکاتے ہیں اور نماز میں دل کا اٹکنا خدا سے دل اٹکنے کا دوسرا نام ہے۔ خدا کی ذات، اس کی اعلیٰ صفات پر اگر غور کیا جائے اور اپنے بچوں کو بھی اس غور کے نتائج سے آگاہ کریں یعنی اپنے غور کے نتیجوں سے اپنے بچوں کو بھی ساتھ ساتھ واقف کرایا کریں، ان کو علم ہو کہ اللہ کی ذات میں وہ کون سی ایسی باتیں ہیں جو از خود فطرت کو کھینچنے والی ہیں۔ اگر ان کو علم ہو جائے، اگر یہ سفر کی دوسری منزل جیسا کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے طے فرمائی تھی آپ بھی طے کرنے لگیں تو ایک بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ نماز شروع ہوتے ہی وہ تمام باتیں جو ہم نماز میں کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی ذات میں ایک بے مثل قیمتی موتی کی طرح ہے جس کے علم کے ساتھ ہی آپ کی لازماً توجہ اس کی طرف ہو جائے گی۔ اگر آپ کے پاس مختلف کنکر پتھر پڑے ہوں اور آپ کو پتہ نہ ہو کہ ان میں سے موتی کون سا ہے تو آپ پتھر کنکروں پر وہی نظر ڈالیں گے جو پتھر کنکروں پر ڈالی جاتی ہے اور ہر گز آپ کو کوئی دلچسپی اس میں نہیں ہو سکتی۔ ان پتھر کنکروں سے نظر ہٹ کر اپنی جیب کے چند پیسوں کی طرف جا سکتی ہے جو چند پیسے ہیں مگر جن کو آپ پتھر کنکر دیکھ رہے ہیں ان سے بہرحال بہتر ہیں۔ لیکن اگر ان میں اچانک وہ موتی دکھائی دینے لگیں جو اپنی چمک دمک میں بے مثل ہوں تو جیب میں خواہ سونے کی ڈلیاں بھی پڑی ہوں تب بھی آپ اس قیمتی موتی کی طرف دوڑیں گے اور اسی پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کریں گے، اسے اپنانے کی کوشش کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی تشریحات میں ایسے قیمتی معارف کو جواہر کے طور پر پیش کیا ہے، موتیوں کے طور پر پیش کیا ہے۔ چمکتے ہوئے موتی ہیں جو اپنی طرف توجہ کو کھینچ رہے ہیں۔ پس اس پہلو سے جیسا کہ میں نے عرض کیا اگر آپ نماز کے الفاظ پر غور کرنا شروع کریں تو غور کے بعد وہ الفاظ جو سرسری الفاظ تھے جیسے کنکر پتھر ہوں ان الفاظ کی ہیئت بدلنے لگے گی۔ ان پر غور کے نتیجے میں آپ کو حیرت انگیز معارف نصیب ہونگے اور وہ معارف ان کی اہمیت آپ کے دل میں بڑھائیں گے، یہاں تک کہ جب ان معارف کو ذہن نشین کر کے آپ پھر وہ الفاظ دہرایا کریں گے تو اس کے مقابل پر دوسرے خیالات آپ کی توجہ پھیرنے کی اہلیت چھوڑ دیں گے، ان میں طاقت ہی نہیں ہوگی کہ ان معارف کے مقابل پر آپ کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکیں۔ یہ وہ علم کے حصول کا مرحلہ ہے جس کی طرف جماعت کو خصوصیت سے توجہ دینی چاہئے اور اس توجہ میں نماز سے متعلق جتنی بھی احادیث نبوی ہیں ان پر غور و خوض شروع کریں اور سرسری نظر سے ان کو نہ پڑھا کریں بلکہ غور سے دیکھا کریں کہ کیا مراد ہے۔ مثلاً آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کے دوران بھی میرا دل نماز ہی میں اٹکا رہتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے اتنا لطف آیا کہ دو نمازوں کے درمیان اسی لطف میں دل محو رہا اور اگلی نماز نے پھر آپ کو بڑے زور سے کھینچا۔ یہ ایسی کیفیت ہے جیسے آپ کو دو کھانے نصیب ہوں یعنی دوپہر کا اور رات کا اور دونوں بہت ہی مزے کے ہوں۔ پہلا کھانا کھا کر اگر یقین ہو کہ ویسا ہی لطف دوبارہ آنا ہے تو ایک رنگ میں توجہ دوسرے کھانے کی طرف بھی مبذول رہتی ہے اور اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہوئے دماغ میں یہ خیال آتا رہتا ہے، مزے مزے کا خیال کہ جب ہم فارغ ہونگے تو پھر ایک دفعہ کھائیں گے اور جو دل کا اٹکنا ہے وہ دنیا کے کاموں کو یہ توفیق نہیں دیتا کہ اس سے توجہ کلیۃً پھیر سکیں۔ آپ دنیا کمانے میں مصروف ہونگے آپ کئی قسم کے مشاغل میں مصروف ہونگے لیکن وہ لذت جو پہلے آئی تھی یعنی پہلی دفعہ کھانا کھانے کی اگر علم ہو کہ سب باتوں سے تھک کر جب میں واپس گھر لوٹوں گا پھر وہی لذت مجھے دوبارہ نصیب ہوگی تو دل اس میں اس طرح اٹکے گا کہ دنیا کے مشاغل اور کام آپ کو اپنی طرف اس طرح نہیں کھینچ سکتے کہ اپنا کھانا پینا بھول جائیں۔ بعض دفعہ انسان کھانا پینا بھی بھولتا ہے مگر اس کے محرکات اور ہیں۔ اس کے متعلق میں پہلے بھی غالباً روشنی ڈال چکا ہوں لیکن اس وقت میں اس خطبے میں ان کو نہیں لینا چاہتا۔ وہ اپنی ذات میں ایسی اہمیت اختیار کر جایا کرتے ہیں کہ وہ محرکات پھر انسان کی بنیادی ضرورتوں میں بھی حائل ہو جاتے ہیں لیکن ان باتوں کو سردست چھوڑ دیجئے، اس بات کی طرف واپس آئیں کہ اگر آپ نے نماز میں دل اٹکانا ہے تو نماز میں لذت یابی ضروری ہے۔

اس سلسلے میں یہ معلومات میں آپ کو مہیا کرتا ہوں کہ پچھلے چند اسباق سے میں نے اردو کلاس میں نماز سے متعلق یہ گفتگو شروع کی ہے اور ان کو اس طرح سمجھا رہا ہوں جیسے میں شروع سے ہی مختلف وقتوں میں اپنے بچوں کو سمجھانے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ ان کو نماز کی اہمیت کے متعلق سمجھا رہا ہوں لیکن اگر آپ اس اردو کلاس کا مشاہدہ کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہونگے کہ بچے اس سمجھانے کے نتیجے میں اکتائے نہیں بلکہ اور بھی زیادہ توجہ سے وہ اردو کلاس میں دلچسپی لینے لگے ہیں یعنی جو باتیں میں ان کو سمجھاتا ہوں، جس طریق پر ان کو سمجھاتا ہوں وہ ایسی ہیں کہ کہانیوں سے زیادہ ان کے لئے دلچسپ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا عرفان اور آنحضرت ﷺ نے جس طرح نماز پڑھنے کے سلیقے ہمیں سکھائے ہیں وہ جاننے کے نتیجے میں بسا اوقات میری نظر پڑتی ہے تو ان کے چہرے چمک دمک رہے ہوتے ہیں، خوشی کے ساتھ اور ذاتی تعلق کے نتیجے میں ایسے کھلکھلا اٹھتے ہیں کہ مجھے اس سے تسکین ملتی ہے کہ ان بچوں کو دونوں باتیں بیک وقت میسر ہیں، اردو کلاس کی دلچسپی بھی اور نماز کا عرفان بھی ساتھ ساتھ نصیب ہو رہا ہے۔ یہ کلاسیں ابھی کچھ عرصہ اسی طریقے پر چلیں گی کیونکہ میری عادت ہے کہ ان اسباق میں میں اردگرد کی باتیں بھی ساتھ ساتھ بتاتا چلتا ہوں تاکہ نماز کے گرد عرفان الٰہی کے لئے جو دنیا کا ماحول ہے وہ بھی ساتھ قائم ہو کر اسی طرح آگے بڑھے اور بچوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ کوئی ہمیں ایسا لیکچر دے رہا ہے جس کو ہماری طبیعت قبول نہیں کرتی۔ اور چونکہ اردو بھی سکھانی ہے اس لئے نماز کے تعلق میں جہاں بھی موقع ہاتھ آتا ہے بعض اردو محاوروں کی تشریح میں میں بظاہر توجہ دوسری طرف پھیر دیتا ہوں لیکن وہ محاورے اگر ان کو سمجھ نہ آئیں تو نماز کا عرفان بھی ساتھ نہیں آئے گا۔ پس یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اس طرح اٹک گئی ہیں کہ ایک آگے بڑھتی ہے تو دوسری بھی آگے بڑھتی ہے اور دیکھنے والا بعض دفعہ محسوس بھی نہیں کرے گا کہ نماز سکھائی جا رہی ہے کیونکہ اس کے بعض حصے، اردو کلاس کے، نماز سے ہٹ کر لفظوں کے معانی، ان کی تشریحات اور قانون قدرت کے متعلق بعض ایسی باتیں بتانے میں صرف ہو جاتے ہیں کہ وقتی طور پر انسان سمجھتا ہے کہ میں اصل مضمون سے ہٹ گیا ہوں۔ جب پھر میں واپس آتا ہوں اس وقت وہ سمجھتے ہیں کہ اصل سے ہٹے بغیر جو اردو کلاس کے اپنے تقاضے تھے وہ بھی پورے ہو رہے ہیں۔ پس آپ کی ان دلچسپیوں میں کمی نہیں آئے گی جن دلچسپیوں کی وجہ سے آپ پہلے اردو کلاس دیکھا کرتے تھے۔ وہ دلچسپیاں اپنی جگہ قائم رہیں گی۔ انشاء اللہ ان میں ذرہ بھر فرق نہیں آئے گا۔ اور جو میں نے ایک دفعہ عرض کیا تھا کہ یہ اردو مائدہ کلاس ہے اس میں دسترخوان بھی بچھتا ہے اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں بھی ملتی ہیں وہ سلسلے بند نہیں ہونگے۔ وہ نماز کے ساتھ ساتھ جیسے روحانی غذا نصیب ہو رہی ہوگی کچھ جسمانی غذا بھی ساتھ ساتھ جاری رہے گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ خطبات میں جن تفصیلات کو میں بیان نہ کروں اور جن کو مستقل بیان کرنا مشکل ہے اس لئے کہ میں اس سے پہلے یہ باتیں بیان کر بھی چکا ہوں، بعض دفعہ درسوں میں بیان کر چکا ہوں اور اس مضمون کو اب مسلسل آگے نہیں بڑھایا جا سکتا تو یہ جو کمزوری پیدا ہوئی ہے کہ خطبہ جمعہ میں ہمیشہ، مسلسل نماز کا ذکر نہیں کیا جا سکتا اس کا ایک ازالہ ہے جو اردو کلاس میں کیا جا رہا ہے۔ اس لئے آپ لوگ اب اس کو بھی نماز کے

دُعائے مغفرت: خاکسار کی بڑی ہمشیرہ نسبتی محترمہ افضل النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کرنول مورخہ ۲۱۔ ۲۲/ نومبر ۱۹۹۷ء کی درمیانی شب شدید ہارٹ اٹیک کے باعث وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت سادہ۔ نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مہمان نوازی اُن کی طبیعت ثانیہ تھی۔ جماعت احمدیہ مرکز سلسلہ اور بزرگان سلسلہ سے عقیدت رکھتی تھیں۔ مرحومہ کی چھ بیٹیاں یادگار ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ اس اچانک صدمہ سے مرحومہ کے شوہر اور اُن کی بیٹیاں ابھی تک پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل دے اور اُن کی کمی اپنی خاص رحمت سے پوری فرمائے۔ آمین۔

(محمد کریم الدین شاہد قادیان)

ولادت: عزیزہ نصرت جہاں تبسم اہلیہ مکرم محمد طاہر احمد صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴/ دسمبر ۱۹۹۷ء بروز اتوار دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ زچگی میجر آپریشن سے ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "عدنان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد منصور احمد صاحب حیدر آباد کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور بچہ کے خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(محمد کریم الدین شاہد۔ قادیان)

اسباق کا حصہ سمجھیں اور آئندہ جب دیکھیں تو اس خیال سے دیکھیں کہ آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہوگا اور نماز کی حقیقت کئی طریق پر پہلو بدل بدل کر آپ کے سامنے پیش کی جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ نماز کے آغاز سے لے کر بالآخر السلام علیکم تک جو مضامین اس میں مخفی ہیں، جن کا علم آپ کے لئے ضروری ہے، جن کے علم میں آپ کو دلچسپی رہے گی اور دلچسپی مسلسل آگے بڑھتی چلی جائے گی، وہ معاملہ اب اردو کلاس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ نہ دلچسپی میں کمی آئے گی، نہ ان اہم امور کا علم حاصل کرنے میں آپ کو کوئی کمی محسوس ہوگی۔ اس خطبہ جمعہ میں اس تفصیل کو میں نے اس لئے کھول دیا ہے تاکہ اب جو باتیں میں آپ کے سامنے تفصیل سے نہیں رکھوں گا آپ یہ نہ سمجھیں کہ انہیں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

نماز میں دلچسپی کے لئے یہ مرکزی بات ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ **نماز کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے اور یہ عرفان ہے جو دنیا سے آپ کی توجہ پھیر سکتا ہے اور نماز کی طرف مبذول کرا سکتا ہے** کیونکہ عرفان اپنی نوعیت میں ایسی طاقت ہے جس کا دنیا کی طاقتیں مقابلہ نہیں کر سکتیں کیونکہ یہ فطرت کے مطابق ہے۔ جس چیز کا آپ کو حقیقی عرفان نصیب ہو کہ اس میں میری ذات کے لئے فائدہ ہے، میری روح کے لئے لذت ہے وہ حقیقی عرفان خود اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ آپ اپنی توجہ اسی طرف رکھیں۔ یہ کہنا آسان ہے مگر یہ کرنا اس لئے مشکل ہے کہ بعض دفعہ دو دھارے بیک وقت بہتے ہیں اور ہر ایک کے تقاضے اپنے اپنے رہتے ہیں۔ پہلے ہی دن سے انسان کامل عارف بندہ نہیں بن سکتا، بڑی لمبی محنتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

پس یہ خیال کر لینا کہ اردو کلاس سن لیں یا چند خطبے سن لیں تو اچانک آپ اپنے مقام کے آخری مرتبے تک پہنچ جائیں گے اور ساری توجہات نماز کی طرف پھر جائیں گی۔ اس خیال کو دل سے نکال دیں۔ لیکن جو باتیں میں بیان کر رہا ہوں آپ کے لئے ممد ثابت ہوں گی، آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی اور آہستہ آہستہ آپ کی نماز کا مزاج بدلنا شروع ہوگا اور یہ بلند تر ہونے لگے گا اور آہستہ آہستہ آپ کو نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی مناجات کی توفیق ملے گی جو پہلے نہیں ملتی تھی اور لذت کے مقامات کچھ بڑھیں گے جو رفتہ رفتہ اور ایسے مقامات پیدا کرنا شروع کریں گے۔ یعنی بعض جگہ ایسے نقطے بن جائیں گے جن میں آپ کی دلچسپی ہمیشہ قائم رہے گی۔ وہ نقاط رفتہ رفتہ پھیلنے لگیں گے، وہ آپ کے دل کی سطح پر قبضہ کرنے لگیں گے۔ جوں جوں وہ آگے بڑھیں گے اور پھیلیں گے اور آپ کے دل میں مزید اللہ تعالیٰ سے تعلق کے مقامات پیدا ہونے شروع ہوں گے آپ کی نماز کا عرفان بڑھتا چلا جائیگا اور بالآخر، اس میں جب میں بالآخر کہتا ہوں تو حقیقت یہ ہے کہ مضمون کا کوئی آخر نہیں مگر انسان کا ایک آخر ہے، بالآخر آپ اس صورت میں اپنے رب کے حضور حاضر ہو سکتے ہیں کہ آپ کا سفر خدا کی طرف تھا اور خدا کو چھوڑ کر دنیا کی طرف نہیں تھا۔ اگرچہ تمام تر سفر تو انسان کے لئے ممکن ہی نہیں کہ خدا کی ذات لامحدود ہے۔ مگر یہ ممکن ہے کہ رخ خدا کی طرف ہو اور اس رخ کے دوران چاہے آپ آہستہ چلیں، چاہے تیز چلیں مگر خدا کی جانب آپ اپنے آپ کو بڑھتا ہوا اور قریب ہوتا ہوا محسوس کرنے لگیں۔ لیکن عرفان کا درجہ کمال تو مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ یہ خیال کہ آنحضرت ﷺ جس عرفان کی حالت میں خدا کے حضور حاضر ہوئے تھے اب تک اسی عرفان کی حالت میں ہیں یہ انتہائی جاہلانہ اور ہتک آمیز خیال ہے۔ یہ آنحضرت ﷺ کی عزت افزائی نہیں، نہ خدا کی توحید کا حق ادا کرنے کے مترادف ہے۔ توحید باری تعالیٰ اور اس کا لامتناہی ہونا یہ تقاضا کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے وصال کے وقت تک جو عرفان حاصل کیا تھا وہ عرفان ٹھہرے گا نہیں اور کبھی بھی نہیں ٹھہرے گا۔ وفات کے بعد خدا کی ذات میں آپ کا سفر جاری رہے گا اور آپ کے مرتبوں کی بلندی کی دعائیں جو ہمیں سکھائی گئی ہیں ہم کرتے رہیں گے اور یہ دعائیں اپنی ذات میں ضروری ہوں یا نہ ہوں آپؐ کے مرتبے ہر حال میں بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ پس یہی حال ہم عاجز بندوں کا ہے۔ ہم اپنے مرنے تک جس سفر کو اختیار کر سکتے ہیں وہ خدا کی طرف قریب ہونے کا سفر ہے، خدا کو پوری طرح پالینے کا سفر ہے۔ جو ہمارے سفر کا منتہی ہے وہ ایک ایسی ذات ہے جو ختم نہ ہونے والی ذات ہے، لامتناہی ذات ہے، اور ایسی لامتناہی ذات ہے کہ انسانی ذہن عاجز آ جاتا ہے لیکن اس کی کنہ کو سمجھ نہیں سکتا۔ یہ خیال دل سے نکال دیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی کنہ کو سمجھ سکتے ہیں۔ "لیس کمثلہ شیء" اس جیسی کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ یعنی جو بھی مخلوقات ہیں وہ خالق کی پیدا کردہ ہونے کی وجہ سے خالق کا رنگ رکھتی ہیں مگر خود خالق نہیں۔ اس لئے مخلوق اور خالق میں ایک فرق ایسا رہے گا جسے مخلوق سمجھ نہیں سکتی کیونکہ اس نے جو بھی دیکھی ہے مخلوق دیکھی ہے، اپنے جیسے دیکھے ہیں اور اپنی مخلوق کے اندر خالق کوئی نہیں دیکھا اور خالق اس سے مخفی رہتا ہے جس طرح ہر آرٹ سے اس کا آرٹسٹ مخفی رہتا ہے۔ بڑی سے بڑی تصویر اٹھا کر دیکھ لیں جو دنیا میں بہت شہرت اختیار کر گئی ہو اس تصویر کو اگر شعور بھی ہو تو وہ جس دماغ نے اس کو جنم دیا، جس نے پیدا کیا، جن ہاتھوں نے وہ عکاسی کی وہ اس کو نہیں سمجھ سکتے وہ اور چیز ہیں۔ مخلوق اور ہے خالق اور ہے۔ پس یہی وجہ ہے کہ فلسفیوں نے بہت زور مارے لیکن خدا تعالیٰ کی کنہ کو نہ پا سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض قدیم چوٹی کے فلسفی اس مسئلے کو سمجھ گئے کہ خدا کی ذات کا سمجھنا مخلوق کے لئے ممکن ہی نہیں ہے۔ اس پہلو سے اس کی ذات الگ رہے گی۔ مگر وہ صفات جو تخلیق میں جلوہ گر ہو چکی ہیں ان کو سمجھنا ہمارے لئے ممکن ہے اور انہی صفات کو سمجھنے کے حوالے سے ہمارا سفر آگے بڑھتا جائے گا۔ تب وہ مخفی در مخفی ذات اپنے بعض اور جلوے دکھائے اور ان جلووں میں ہمارا سفر اس کی طرف پھر ہمیشہ آگے بڑھنے لگے۔

یہ دنیا اور آخرت کا سفر ہے جسے ہم نے اختیار کرنا ہے مگر اگر باشعور طور پر اس سفر کے حقائق کو سمجھتے ہوئے اس دنیا میں ہم اس کا آغاز نہ کریں تو آخرت میں بھی یہ سفر نصیب نہیں ہوگا۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔ پس اس حقیقت کی طرف آنکھیں کھولنے کے لئے، ساری جماعت کی آنکھیں کھولنے کے لئے میں بار بار نماز کی اہمیت کی طرف آپ کو متوجہ کر رہا ہوں۔ ان معنوں میں نماز کو سمجھیں اور اپنے گھروں میں، اپنے بچوں میں، اپنی بیویوں کو نماز سمجھائیں اور وہ آگے پھر آئندہ نسلوں کو سمجھائیں۔ اگر نماز کا مضمون جماعت پر روشن ہو کر ان کے وجود کا حصہ بن جائے تو پھر اطمینان سے جان دے سکتے ہیں یہ سوچتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی کہ دور تک آئندہ نسلوں کو خدا کی راہ پہ ڈال چکے ہیں۔ شیطان انہیں ورغلاتا رہے گا اور ورغلانے کی کوشش کرتا رہے گا، آپ کو بھی ورغلاتا رہے گا، آپ کو بھی ورغلانے کی کوشش کرتا رہے گا مگر ہمت اور کوشش سے اپنی نماز کو کھڑا کرتے چلے جانا ہے۔ یہ کھڑا کرتے چلے جانا وہ توفیق ہے جو ہمیں نصیب ہے۔ پوری طرح کھڑا کر دینا ہمیں توفیق نہیں۔ اس لئے اس کا آخری پہلو دعا پر ٹوٹتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ان ساری کوششوں میں دعا کرنا جو نماز کے دوران ہی نہ ہو بلکہ نماز کے بعد کے حصوں پر بھی حاوی ہو یہ بنیادی حقیقت ہے۔ جس سے روگردانی ہمیں ان معارف کو حاصل کرنے میں روک بن جائے گی۔ دعا سے روگردانی کسی حالت میں نہیں کرنی۔ دعائیں کریں۔ اپنی ذات کے لئے بالارادہ دعائیں کریں اور روزانہ دعائیں کریں۔ اگر آپ دعائیں نہیں کریں گے تو آپ کو نماز کی طرف توجہ ہی پیدا نہیں ہوگی۔ دعاؤں کے ذریعے اس توجہ کو نمایاں کریں۔ اور جوں جوں آپ کی دعا مقبول ہوگی، دل سے اٹھتے ہوئے آپ کے دل پر ایک اثر چھوڑتی چلی جائے گی جو اس کے اٹھنے کا ایک نقش ہے۔ جس طرح سمندر سے ہوائیں اٹھتی ہیں ان میں بجلی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن وہ اٹھتی ہیں تو پیچھے رہنے والے پانی میں بھی بجلی پیدا کر دیتی ہیں اور یہ قانون قدرت ہے جو ہمارا حوصلہ بڑھاتا ہے۔

پس حقیقت دعا ایک بہت گہرا مضمون ہے۔ اس کی مقبولیت کے متعلق اس وقت تفصیل میں جانے کا وقت نہیں مگر ایک بات میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ دعا جو دل سے اٹھے وہ اٹھتے ہوئے اپنی مقبولیت کا ایک نشان پیچھے چھوڑ جاتی ہے اور وہ نشان آپ کی امانت ہے۔ وہ نشان آپ کے حوصلے بڑھانے والا ہے۔ وہ نشان آپ کا یقین بڑھانے والا ہے کہ آپ نے دعا مانگی تھی اخلاص سے مانگی تھی اور اس کا ایک نیک اثر آپ کے دل پر قائم ہو چکا ہے۔ پس اس طرح کی دعائیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے آپ کی دنیا بھی سنوار دیں گی اور آپ کی عاقبت بھی سنوار دیں گی۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر پہلو سے ہماری نمازیں خالصۃً للہ ہو جائیں، اسی کے لئے وقف رہیں اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی اپنے اسی نیک راہ پر قائم رکھے۔

اس ضمن میں جو دوسری احادیث میں نے چنی تھیں ان کو پڑھنے کا زیادہ وقت تو نہیں رہا لیکن ایک روزمرہ کی ایسی عام حقیقت ہے جو ہمارے سامنے رہنی چاہئے کہ بعض دفعہ قلبی توجہات کے سوا جسمانی توجہات بھی نماز میں مخل ہو جاتی ہیں یا جسمانی حوائج بھی نماز میں مخل ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف بھی متوجہ فرمایا ہے۔ مثلاً ایک یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہؓ نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب دسترخوان بچھ

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

جائے اور کھانا چن لیا جائے تو نماز شروع کرنا اسے خراب کرنے کے مترادف ہے۔

جب دستر خوان بچھ جائے اور کھانا چن لیا جائے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت اس کو اہمیت دو اور نماز کو چھوڑ دو۔ یہ نصیحت ہے کہ ایسے وقت میں دستر خوان نہ بچھایا کرو جو نماز کا وقت ہوا کرتا ہے ورنہ آدھی توجہ تمہاری دستر خوان پر رہے گی اور آدھی نماز کی طرف رہے گی۔ تو بعض لوگ اس کا مطلب اور لے لیتے ہیں کہ نہیں نہیں رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ آرام سے کھانا کھاؤ نماز دیکھی جائے گی۔ ہرگز آنحضرت ﷺ کا یہ حکم نہیں ہے۔ یہ حوائج ضروریہ ہیں جو اگر ایسے وقت میں آئیں کہ نماز کا وقت ہو تو لازماً دخل انداز ہونگی۔ جو ہمارے بس میں ہے وہ تو اختیار کریں۔ اور اگلی بات رسول اللہ ﷺ نے وہ فرمائی ہے جو ہمارے بس میں نہیں اور اس پہلی مثال پر مزید روشنی ڈالتی ہے۔ اسی طرح اگر دو خبیث چیزیں یعنی بول و براز کی حاجت اسے روک رہی ہو تو بھی نماز پڑھنا بے معنی ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ یہ جو حاجات ہیں یہ از خود اٹھتی ہیں اور انسان کا نفس اسے بتا دیتا ہے کہ جب تک ان سے فارغ نہ ہوں میں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ تو اتنا حصہ ایک مجبوری کے تحت ہے کیونکہ ان حاجات کا پیدا ہونا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ اگر اس وقت ان حاجات سے فارغ ہوئے بغیر نماز کی طرف جائے گا تو اس کی نماز بے معنی ہو جائے گی، توجہ نماز میں قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ تو آنحضرت ﷺ نے دو باتوں کو آپس میں عجیب طریق سے باندھا ہے۔ ایک کھانا اور ایک اس کھانے کا انجام۔ جو انجام ہے وہ تو ہمارے بس میں نہیں ہے اس میں تو کوشش کرنی چاہئے جلد سے جلد اس سے فارغ ہو اور پھر نماز کی طرف جاؤ۔ لیکن جو آغاز ہے، جو وہ انجام پیدا کرتا ہے وہ ہمارے بس میں ہے۔

پس ایسے وقت میں کھانوں کے اوقات نہ رکھو جو نماز سے ٹکرائیں۔ اور عادت ڈالو اور بچوں میں بھی یہ عادت پختہ کرنے کی کوشش کرو کہ ان کے کھانے پینے کی عادات نماز سے ٹکرانے والی نہ ہوں۔ اس طریق پر انشاء اللہ تعالیٰ وہ ظاہری محرکات جو نماز میں مخل ہوتے ہیں ان سے بھی آپ چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔ ...... بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

روزوں کے فوائد

نذر الاسلام مبلغ یادگیر

روزہ کی فرضیت کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳ تا ۱۸۵ میں روزہ کے بارے میں مفصل تذکرہ ملتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

یعنی اے مومنو! تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے روزے رکھنے۔ اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح پہلی امتوں پر روزے رکھنے فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

احادیث میں روزے کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ جب ماہ رمضان شروع ہو جاتا ہے تو رحمت یا بروایت دیگر جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اسی طرح فرمایا جس شخص نے ایمان اور حصول ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھے اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اسی طرح آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ انسان کی ہر نیکی کا بدلہ دس گناہ سے سات سو گنا تک ہے مگر اللہ تعالیٰ نے روزے کو مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ بندہ روزے میرے لئے رکھتا ہے اور اس کا اجر میں خود ہوں چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کے آخری دن تاجدار کائنات فخر موجودات نے فرمایا کہ اے لوگو ایک عظمت والا اور برکت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہے اس مہینہ میں ایک رات ایسی ہے کہ جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں یہ صبر کا مہینہ ہے اس مہینہ میں مومن کا رزق زیادہ ہو جاتا ہے جس نے روزے دار کو افطار کرایا اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اور اسے جہنم سے نجات مل جاتی ہے قرآن مجید میں صوم کو صبر کے لفظ سے بھی ادا کیا گیا ہے چنانچہ حدیث شریف میں رمضان کو "شہر الصبر" کہا گیا ہے اس لحاظ سے یہ مہینہ ضبط نفس کی تربیت اور قوم کے ناداروں سے ہمدردی کا مہینہ ہے۔

روزوں کے فوائد

غرض روزہ روحانی ترقی کا ایک بہترین ذریعہ ہے جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے اور تمام امتیں روزوں سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں مذاہب کی ایک لمبی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی جاتی رہی ہے لیکن جس شکل اور جس صورت میں اسلام نے روزے کو پیش کیا ہے وہ باقی تمام مذاہب کے روزوں سے نرالا ہے چنانچہ اسلام میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر عاقل بالغ کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت میں کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار یا سفر پر ہوں تو ان کیلئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں تو ان کیلئے کوئی روزہ نہیں وہ حسب استطاعت فدیہ دے دیں۔

روزے کے ذریعہ انسان دکھوں سے اس طرح بچتا ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کیلئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے گناہوں کی سزا سے اسے بچا لیتا ہے جب وہ بھوکا رہ کر بھوک کی تکلیف محسوس کرتا ہے اور اپنے غریب بھائیوں کی خبر گیری کرتا ہے تو ان کا ہلاکت سے بچنا خود اُسے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔

نبی کریم صلعم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے احادیث میں آتا ہے کہ آپ رمضان کے دنوں میں تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور در حقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔

روزوں کے ذریعہ اُمراء کو بھی بھوک اور پیاس کی عادت برداشت کرنی پڑتی ہے تاکہ جس دن خدا کی طرف سے آواز آئے کہ اے مسلمانوں آؤ اور خدا کی راہ میں جہاد کرو تو وہ سب اکٹھے اُٹھ کھڑے ہوں اور خدا کی راہ میں بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کئے اپنے آپ کو پیش کر دیں۔

روزہ مومنوں کو ہر طرح کے روحانی نقصان دہ اور ضرر رساں چیزوں سے بھی بچاتا ہے یعنی روزے دار جھوٹ بولنے گالی دینے غیبت کرنے اور جھگڑا کرنے سے بچ جاتا ہے۔ اس طرح کوئی شخص اگر ایک مہینہ تک اپنی زبان کی حفاظت کریگا تو باقی گیارہ مہینوں میں بھی یہ چیز اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتی ہے۔

روزوں کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے تقویٰ پر ثبات قدم حاصل ہوتا ہے اور انسان کو روحانیت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں چنانچہ روزوں کے نتیجہ میں صرف امراء ہی خدا کا قرب حاصل نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر ایک روحانی انقلاب محسوس کرتے ہیں اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے وصال سے لطف اندوز ہوتے ہیں غرباء بعض دفعہ کئی کئی دن فاقے بھی کر لیتے ہیں اللہ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور خدا کیلئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنی ساری نیکیوں کے فوائد اور ثواب الگ ہیں لیکن روزہ کی جزاء خود میری ذات ہے۔ روزہ کا روحانی رنگ میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان کا خدا سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے۔

روزوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ مومنوں کو ایک مہینہ تک اپنے جائز حقوق کو بھی ترک کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے انسان گیارہ

(باقی صفحہ ۸ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets Ladies bags purse hand gloves
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002 ☎ 6707555

ESTD 1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت

خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع جلسۃ سالانہ انگلستان، ۱۹۸۶ء

آخری قسط

سید الانبیاء ﷺ پر ارتداد کا الزام

سب سے بڑھ کر، سب سے برتر، سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، سب سے احسن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد ﷺ تھے جو سب نبیوں کے سردار تھے۔ یہی ہم سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ یہی قرآن سے ثابت ہے۔ اور یہی سنت سے ثابت ہے۔ صرف دعویٰ نہیں بلکہ ہم اس کی دلیل رکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ پر بھی یہی الزام لگا اور بعینہ اسی طرح آپ کو قوم کی طرف سے مخاطب کیا گیا، اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا ہے اور اس کی لازماً سزا ملنی چاہئے۔ نہ صرف خود پھر گیا ہے بلکہ دوسروں کو بھی اپنے دین سے پھرا رہا ہے۔ تیرا پھرنا تو کسی حد تک برداشت ہو سکتا تھا مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم یہ برداشت کرتے چلے جائیں کہ تو مسلسل اپنے دین کی تبلیغ کرتا رہے اور دوسروں کو بھی اپنا ہم خیال بناتا رہے؟ ان کے نزدیک دنیا کی کوئی مہذب قوم اس کی اجازت نہیں دے سکتی تھی، جیسا کہ آج پاکستان کی مہذب قوم کا خیال ہے۔ قوم کے جابر سربراہوں کا کہنا چاہئے کیونکہ قوم تو بڑی حد تک اس سے بری الذمہ ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خبر دی کہ اے محمد! تیرے متعلق بھی وہ جو کچھ ارادے رکھتے ہیں وہ میں تجھے بتاتا ہوں: ﴿و اذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك و یقتلوك او یخرجوك و یمکرون و یمکر الله. والله خیر المٰکرین﴾ (الانفال: ۳۱)

ایک وہ وقت بھی تو تھا جب کہ یہ کفار تیرے خلاف طرح طرح کے مکر کر رہے تھے اور ان مکروں میں یہ بات بھی شامل تھی کہ یا تو تجھے قید کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا تجھے اپنی بستی سے نکال دیں۔ گویا انبیاء کے دشمنوں نے جو تدبیریں سوچی تھیں وہ ساری آنحضرت ﷺ کے دشمنوں نے بھی سوچیں اور آپ کے خلاف ان کو استعمال کرنے کا نہ صرف فیصلہ کیا بلکہ پوری کوششیں شروع کر دیں۔ پھر فرمایا: ﴿ویمکرون و یمکرا الله والله خیر المٰکرین﴾ کہ انہوں نے بھی تدبیریں کیں اور خدا بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ہی سب تدبیریں کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم جس تاریخ کو محفوظ فرما چکا ہے اور جسے مختلف رنگ میں بار بار اور بڑی وضاحت کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اور حضرت نوحؑ کا نام لے کر آنحضرت ﷺ تک جملہ انبیاء کا نام لے کر بلا استثناء اور مسلسل یہ بحث ہمیں بتاتا چلا جا رہا ہے کہ انبیاء کے مخالفین اس عقیدے پر متفق تھے۔ ہر وقت کے نبی کا مخالف ہر دوسرے وقت کے نبی کے مخالف کے ساتھ یہ اتفاق و اجماع رکھتا تھا کہ مرتد کی سزا ضرور ہونی چاہئے خواہ اسے قتل کرو، خواہ اسے قید کر دو یا گھروں سے نکال دو۔ (یہ تینوں قسم کی سزائیں علماء اسلام بھی آج کل بتا رہے ہیں) لیکن سزا ضرور دو۔ خصوصاً اس مرتد کو تو قتل کرنا لازم ہو جاتا ہے جو اپنے دین کی دوسروں کو تبلیغ بھی شروع کر دے۔ اور اس ساری تاریخ میں اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا چلا جا رہا ہے کہ وہ لوگ جھوٹے اور ظالم تھے جو قتل یا کوئی اور سزا ارتداد کی تجویز کیا کرتے تھے۔ وہ دین میں جبر کے خواہاں تھے اور اسی کا ادعا کیا کرتے تھے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سمیت تمام انبیاء نے بلا استثناء ان کے ان دعاوی کو رد کیا۔ نامراد قرار دیا اور جھوٹا اور ذلیل قرار دیا اور مذہب کی آزادی کا اعلان کیا۔ انسانی ضمیر کی آزادی کا اعلان کیا۔

اس تمام اجماع کے بعد (نعوذ باللہ من ذٰلك) ان علماء کے نزدیک یہ کیسا واقعہ ہو گیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اچانک اپنا موقف تبدیل فرما لیا اور انبیاء کے پاک زمرے سے ہٹ کر نعوذ باللہ من ذالك۔ ان دشمنوں کے زمرے میں جا کھڑے ہوئے۔ میرا تصور اس خیال پر لعنت ڈالتا ہے۔ حیرت ہے کہ آج کے علماء رسول اکرم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے یہ ادعاء کیسے کر سکتے ہیں؟ کیوں ان کو حیاء نہیں آتی؟ کیوں شرم سے زمین میں گڑھ نہیں جاتے؟؟ کیسے جرأت ہوتی ہے ان کی زبانوں کو کہ ایسا دعویٰ کریں جبکہ تمام انبیاء بالاجماع، مسلسل ایک دوسرے کے بعد، بلا استثناء مرتد کی سزا قتل کے عقیدے کو رد کرتے رہے اور خدا ہر مرتبہ یہ گواہی دیتا رہا کہ یہ رسول سچے تھے جو کہتے تھے کہ دین میں کوئی جبر نہیں اور دین میں جبر کو راہ دینے والے اور ارتداد کی سزا تجویز کرنے والے سارے جھوٹے اور لعنتی تھے اور سب کو خدا نے مٹا دیا اور ملیا میٹ کر دیا؟

چھوڑو باقی دلیلوں کو، اتنا تو سوچو کہ ہمارے آقا اور مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تم کس زمرے میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہے ہو۔ ہرگز ایسا نہیں ہو گا۔ ہرگز خدا تمہیں اس کی اجازت نہیں دے گا۔ یہ عقیدہ مرنے کا عقیدہ ہے اور مر کر رہے گا۔ اس راہ میں احمدیوں کو جان دینی پڑے تو وہ جان دیں گے۔ لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ پر لگائے ہوئے داغوں کو دھوئیں گے خواہ اپنے خون سے ان داغوں کو دھونا پڑے۔

زمانہ بدل چکا ہے

اس پر مستزاد یہ ہے کہ اب تو ایک اور وقت آ چکا ہے ہم کسی اور زمانے میں نکل آئے ہیں۔ وہ تمام انبیاء جن کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ ان کے مخالفین اب اس عقیدے سے توبہ کر بیٹھے ہیں۔ وہ سارے مخالفین اجتماعی صورت میں جب آنحضرت ﷺ کے مقابل پر ابھرے تو انہوں نے اپنی تاریخوں کو بھلا کر خود یہ عقیدہ اختیار کر لیا تھا اور ان سب نے آنحضرت ﷺ کے خلاف یہ دعویٰ کر کے کہ ارتداد کی سزا قتل ہے یا قید ہے یا بستی سے نکال دینا ہے گویا یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارے نبیوں کا دین جھوٹا تھا، ہم ان کی طرف منسوب ہونے کے باوجود یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ بات سچی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں وہ یہ سمجھتے تھے (جس طرح آج کل کے علماء سمجھتے ہیں) کہ ان انبیاء کی یہی تعلیم تھی، ان کے دین کی یہی تعلیم تھی، اس لئے انہیں یہی کرنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں دنیا میں جتنے دین تھے اگر ان سب کا اجتماعی فیصلہ یہ بھی تھا کہ مرتد کی سزا قتل ہے یا قید ہے یا بستی سے نکال دینا ہے تو اب تو زمانے کے رنگ بدل چکے ہیں۔ اب تو یہودی بھی یہی کہتے ہیں کہ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ یہ ظلم ہے انسانیت کے نام پر۔ یہ داغ ہے مذہب کے نام پر۔ آج تو عیسائی بھی یہی کہتے ہیں کہ اپنے ماضی کی تاریخ کو دیکھ کر ہم نے ارتداد کے جرم میں اگر عیسائیوں کو بے دریغ قتل کیا ہے تو بہت ظلم کیا ہے اور اس تاریخ کو دیکھ کر ہم شرمندہ ہیں۔ ہمارے سر جھک جاتے ہیں جب ہم سپین کی انکویزیشن Inquisition کی تاریخ کے واقعات پڑھتے ہیں یا انگلستان میں ارتداد کے جرم میں سزائیں دینے کی تاریخ پڑھتے ہیں۔ توبہ کر چکے ہیں۔ آج بدھ بھی توبہ کر چکے ہیں۔ آج جین بھی توبہ کر چکے ہیں۔ آج ہر قسم کے مشرکین اپنی مسٹ بھی توبہ کر چکے ہیں۔ آج منوسمرتی کے ماننے والے جو کل تک یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اپنے دین سے پھرنے والے پر ہر قسم کے مظالم کرو اور جو شودر کلام الٰہی کو سن لیں ان کے کانوں میں سکہ پگھلا کر ڈالو، وہ بھی توبہ کر چکے ہیں۔ یہ کیسا منظر الٹا ہے کہ آج قتل مرتد کا دعویٰ کرنے والوں میں سوائے محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف منسوب ہونے والوں کے اور کوئی اس میدان میں نہیں ملتا۔ اس سے زیادہ دردناک منظر بھی کوئی سوچا جا سکتا ہے؟

سنبھلو، تم بہک رہے ہو

جہالت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ یہ بات تو جہالت کی ساری حدیں پھلانگ چکی ہے۔ مجھے تو اس بات پر جب شدت سے جذبات پیدا ہوتے ہیں تو جہاں غصہ بھی آتا ہے وہاں دکھ بھی بے انتہا ہوتا ہے اور جہالت کی حد ایسی ہے کہ بعض دفعہ ہنسی بھی آتی ہے کہ انہیں ہو کیا گیا ہے؟ ان کی عقلیں کہاں بھٹک رہی ہیں؟ کیا گھاس چر رہی ہیں؟ پتہ ہی نہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔ اپنے دین پر، سیدِ ولد آدم پر کیا ظلم کر رہے ہیں؟ اور زمانے کے سامنے کیا تصویر پیش کر رہے ہیں۔

مجھے تو اس پر وہ لطیفہ یاد آ جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ انگلینڈ میں کوئی نیوڈز (Nudes) کلب تھی۔ (نیوڈ کلب کا رواج آج کل عام ہے۔ بعض لوگ ایک کلب میں سارے ننگے ہوتے ہیں)۔ انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کو دعوت دی کہ ایک دن ہمارے ساتھ گزاریں۔ وہ صاحب سوٹڈ بوٹڈ تھے، پوری طرح تیار ہو کر تشریف لائے۔ لنچ پر یہ منظر دیکھا گیا کہ سارے ننگے بیٹھے ہوئے تھے اور وہ بے چارے اکیلے سوٹ پہن کر بیٹھے ہوئے تھے۔ شام کو ان کی تقریر بھی تھی۔ ان کو خیال آیا کہ یہ تو بڑا ظلم ہے۔ روم میں اسی طرح کرنا چاہئے جیسے رومن کیا کرتے ہیں۔ مجھے کون دیکھے گا۔ ننگے ہی دیکھیں گے نا۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک دن میں ان کی خاطر سوٹ اتار دیتا ہوں۔ ادھر ننگوں کو خیال آیا کہ آخر ہمارا مہمان ہے کوئی عزت افزائی ہونی چاہئے۔ ایک دن اس کی خاطر ہم کپڑے پہن لیں تو کیا حرج ہے؟ پس شام کو اس جگہ کے زمین و آسمان نے ایک مختلف نظارہ دیکھا۔ سارے ننگے کلب کے ممبر تو کپڑے پہن کر آئے ہوئے تھے وہ پروفیسر بیچارہ اکیلا ننگا تھا۔

پس خدا کی قسم! آج کی اس دنیا میں تاریخ کے سارے ننگوں نے کپڑے پہن لئے ہیں اگر ننگا ہے تو صرف ملاں ننگا ہے۔ اگر ننگا ہے تو صرف ملاں ننگا ہے۔

دعاء مصطفویؐ کا معجزہ

اب میں اس تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ خدا کرے کہ کچھ کان ایسے بھی ہوں جو سننے والے ہوں۔ کچھ دل ایسے بھی ہوں جن پر ہدایت کی بات اثر رکھتی ہو۔ کوئی مانے یا نہ مانے، میرا اور آپ کا مقام تو وہی رہے گا جو ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقام تھا اور اسی سنت سے ہم چمٹے رہیں گے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت تھی۔ "فذکر انما انت مذکر لست علیهم بمصیطر"۔ (الغاشیہ: ۲۲، ۲۳)

ہم آج کی دنیا کے زخم دھونے کے لئے تو آئے ہیں۔ ہم آج کی دنیا کی کجیاں دور کرنے کی کوشش تو ضرور کریں گے، نصیحت کے ذریعے، دلیل کے ذریعہ، پیار و محبت سے سمجھا کر، لیکن ہم داروغہ نہیں ہیں۔ اگر کوئی نہیں مانتا تو اسے اختیار ہے چاہے تو انکار کر دے۔ "من شاء فلیومن و من شاء فلیکفر" (سورہ الکھف: ۳۰)۔ ہمارا کام صرف پیغام پہنچانا ہے۔ لیکن اس پیغام کے ساتھ ہمیں دعا بھی کرنی چاہئے کیونکہ دعا کا ہتھیار سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے ایسے ایسے معجزے جزیرہ نمائے عرب نے دیکھے تھے کہ حیرت سے آج دنیا ان کو تکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جزیرہ نمائے عرب میں جو عظیم انقلاب چند سالوں کے اندر اندر واقع ہوا وہ دلیل سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے نتیجہ میں واقع ہوا تھا۔

ایک حدیث میں آپ نے ایک بات سنی اور ہو سکتا ہے آپ کی توجہ اس طرف نہ گئی ہو کہ وہ علاقے جو مرتد ہوئے تھے ان میں طائف شامل نہیں ہوا، مدینے اور مکے کے علاوہ کہ وہ آپ کی اپنی تربیت سے فیضیاب تھے۔ طائف کی بستی اس لئے ارتداد میں شامل نہیں ہوئی تھی کہ یہ بستی خالصۃً آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں مسلمان ہوئی تھی۔ جب آنحضرت ﷺ پر طائف میں ظلم کئے گئے۔ آپ پر پتھراؤ کیا گیا، جب خدا کے فرشتے نازل ہوئے اور انہوں نے آپ سے پیشکش کی کہ چاہو تو ہم اس بستی کو تباہ کر دیتے ہیں تو آنحضور ﷺ نے تباہی کی بجائے اس کی ہدایت کی دعا کی تھی۔

بقیہ: صفحہ ۷ کالم نمبر ۲-۳

مہینے حرام چھوڑنے کی مشق کرتا ہے مگر بارھویں مہینہ بھی وہ حرام نہیں بلکہ حلال چھوڑنے کی مشق کرتا ہے یعنی روزوں کے ایام میں خدا تعالیٰ کیلئے حلال چھوڑتا ہے غرض رمضان کا مہینہ اللہ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لیکر آتا ہے یوں تو اللہ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں کوئی دیر نہیں اگر دیر ہے تو صرف بندے کی طرف سے کیونکہ خدا اپنے بندے کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ بعض دفعہ خدا کو چھوڑ جاتا ہے۔ ☆☆☆

دیکھو! میرے آقا و مولا کی ہدایت کی دعا کو۔ دیکھو تو سہی کس شان کی دعا تھی کہ جب عرب کے لوگ کثرت سے ارتداد اختیار کر رہے تھے تو یہ سب بستیوں سے ظالم بستی اس وقت بھی اس دعا کے نتیجہ میں ہدایت پر قائم رہی۔

پس امر واقع یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ باقی عرب اور باقی دنیا میں بھی اسلام، آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے طفیل ہی پھیلا ہے مگر جہاں دعائیں مرکوز ہو جائیں، جہاں نگاہ کے سامنے ایک چہرہ نظر آجائے اور اسے سامنے رکھ کر دعا کی جائے، وہ دعا اور طرح کے رنگ دکھاتی ہے اور اور طرح کے اثر دکھاتی ہے۔ ورنہ عمومی دعا تو ہر ایک کے لئے انسان کرتا ہی ہے۔ کیوں نظر میں آجاتا ہے؟ کیوں نظر کے سامنے آکر چاہتا ہے کہ میں کسی بزرگ سے دعا کرواؤں؟ پس وہ بستی اس وقت آنحضرت ﷺ کی نظر میں اس طرح خاص جمی ہوئی تھی۔ اور درد کا ایک ایسا خاص وقت تھا کہ اس دعا نے طائف کی بستی کے حق میں وہ جوہر دکھائے کہ جن سے بعض دوسرے بد قسمت علاقے محروم رہ گئے۔

پس دعائیں کرو۔ پاکستان کے لئے بھی دعائیں کرو کیونکہ سب سے زیادہ محبت ہمیں پاکستان سے صرف اس لئے نہیں کہ وہ ہمارا یعنی پاکستان سے آنے والوں کا وطن ہے بلکہ جیسا کہ میں نے بارہا توجہ دلائی ہے یہ ایک ایسا ملک ہے جو خالصۃً اسلام کے نام پر لیا گیا اور آج اسے خالصۃً اسلام کی بیخ کنی کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ یہ ایک ہی ملک ہے ساری دنیا میں جو کلمے کے نام پر وجود میں آیا تھا اور یہ ایک ہی بدبخت ملک ہے جو کلمے کو مٹانے کے درپے ہے۔ یہاں سازشیں چل رہی ہیں عالم اسلام کے خلاف۔ یہاں ہر وہ حرکت کی جا رہی ہے جو ساری دنیا میں اسلام کو بدنام کر دے۔ پس چونکہ آغاز میں رسول کریم ﷺ کی محبت اور خدا کے نام پر یہ ملک جیتا گیا اس لئے ہماری وہ محبت بہرحال قائم رہے گی۔ اس ملک کے برعکس استعمال پر ہمارا دل لازماً زیادہ کڑھے گا۔ عام صحت مند بچوں سے بھی پیار ہوتا ہے مگر جب کوئی بچہ بیمار ہو جائے تو پیار بڑھ جایا کرتا ہے کم تو نہیں ہو جایا کرتا ہے۔ اس بچے کی بات آپ کو یاد نہیں جسے خیال آیا تھا کہ میری ماں مجھ سے شاید پیار کم کرنے لگی ہے۔ چنانچہ ایک کرسی پر کھڑے ہو کر اس نے اس طرح اپنا زاویہ بدلا کہ اس کا بیلنس بگڑ گیا اور وہ جان بوجھ کر زمین پر گر گیا۔ ماں دوڑ کر آئی اور کہا بیٹا! کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا: کچھ بھی نہیں، میں تو صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ کو مجھ سے پیار ہے بھی کہ نہیں۔

پس اے پاکستان، عزیز وطن! خدا کی قسم ہمیں تجھ سے پیار ہے۔ تو ظلموں میں بڑھ رہا ہے تو یہ پیار اور بھی بڑھ گیا ہے تاکہ تجھے ہلاکت سے بچالے اور وہ سارے احمدی بھی جن تک تیری سرزمین میں پیدا ہونے والوں نے پیغام حق پہنچایا تھا وہ بھی تیرے ممنون احسان رہیں گے اس لئے وہ بھی تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

پس سب سے بڑھ کر پاکستان کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور پھر سارے عالم اسلام کو بھی جس کے خلاف شدید عالمی سازشیں پنپ رہی ہیں، اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سارے بنی نوع انسان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ پاکستانی احمدیوں کو جو طرح طرح کے مصائب اور دکھ جھیل رہے ہیں ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور جنہوں نے قید و بند کی صعوبتیں نہیں بھی اٹھائیں وہ بھی انتہائی کرب کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ ایسا شدید ظلم ان پر ہو رہا ہے اور اسطرح ان کے بنیادی حق چھینے گئے ہیں کہ ان کی زندگی بے چین اور بے قرار ہو چکی ہے۔ نہ ان کے دن کا چین رہا ہے، نہ ان کی راتوں کا چین رہا ہے۔ ان سب کے لئے بھی دعائیں کریں۔ پھر یہاں کے مقامی باشندوں کے لئے جنہوں نے جلسہ پر آنے والوں کی مہمان نوازی کی ہے، بھی دعائیں کریں۔ ان کے لئے بھی دعائیں کریں جو شامل ہوئے اور ان کے لئے بھی جو شامل نہیں ہو سکے۔ خصوصاً انہیں بھی یاد رکھیں جو شامل ہونے کے لئے آرہے تھے مگر کراچی میں قید کر لئے گئے۔ اس جرم میں کہ اپنے ساتھ کچھ دینی کتب اٹھائی ہوئی تھیں۔ ان سب کے لئے دعا کریں۔

پھر بنی نوع انسان کی عمومی بہبود کے لئے دعائیں کریں۔ جنگیں بڑی بلا ہوتی ہیں اور جتنا زیادہ انسان ترقی کرتا چلا جائے اتنی ہی زیادہ اس کی جنگیں بھیانک ہوتی چلی جاتی ہیں۔ تہذیب کے کوئی تقاضے پھر جنگ میں ظلم اور سفاکی سے اس انسان کو نہیں روک سکتے جس کی تہذیب سطحی ہو اور اس کی گہری بنیاد انسانیت اور مذہب میں نہ ہو۔ ہم بار بار یہ نظارہ دیکھ چکے ہیں کہ نہایت مہذب کہلانے والی قوموں نے بھی جنگ کے دوران انتہائی سفاکی اور ظلم کا ثبوت دیا ہے۔ عیسائی نے عیسائی کے خلاف انتہائی ظلم کئے ہیں یہاں تک کہ اشتراکی نے اشتراکی کے خلاف انتہائی ظلم کئے ہیں۔ ان کی تہذیبیں سطحی تھیں۔ بظاہر نظر آنے والی ایک ملمع کاری تھی۔ گہری انسانیت موجود نہیں تھی۔ مذہب کی پوری حقیقت سے یہ لوگ آشنا نہیں تھے۔ آج اس سے بدتر حال ہو چکا ہے۔ بس کل کی جنگ گذرے ہوئے کل کی جنگ سے زیادہ بھیانک اور زیادہ شدید اور زیادہ خطرناک ہوگی۔ اس لئے یہ دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بلا کو ٹال دے اور ان کجیوں کو دور فرمائے جو بالآخر جنگ پر منتج ہو جایا کرتی ہیں۔

غریبوں کے لئے دعا کریں۔ مفلوک الحالوں کے لئے دعا کریں۔ بیواؤں کے لئے دعا کریں۔ یتیموں کے لئے دعا کریں۔ ہر قسم کے دکھ اٹھانے والے فاقہ زدوں کے لئے دعا کریں۔ غریب ملکوں کے لئے دعا کریں۔ سود کی چکی میں پسے جانے والے ملکوں اور افراد کے لئے دعا کریں۔ بنی نوع انسان کی عمومی بہبود کو بھی یاد رکھیں۔

یہ سب دعائیں جو آپ کریں گے اللہ کے فضل کے ساتھ آپ کے حق میں دعائیں بن کر: آپ پر رحمتیں بن کر نازل ہونگی۔

......زکوٰۃ......

☆...... "زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆...... ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر "زکوٰۃ" کی ادائیگی فرض ہے۔

☆...... "زکوٰۃ" مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆...... ادائیگی "زکوٰۃ" کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆...... یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆...... کوئی بھی دوسرا چندہ "زکوٰۃ" کا قائمقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆...... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

صدقات

سے متعلق

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل روکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضور اقدسؓ کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ رمضان المبارک کے مقدس ایام صدقہ و خیرات کیلئے خاص ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت ﷺ بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ضروری ہدایت بابت آئندہ سہ سالہ انتخاب جولائی ۱۹۹۸ء تا ۲۰۰۱ جون

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بذریعہ رجسٹری چٹھی صوبائی امراء کو انتخاب عہدیداران جماعت برائے سال ۱۹۹۸ تا ۲۰۰۱ کے تعلق سے اطلاع بھجوائی جاچکی ہے۔ نیز بذریعہ اخبار بدر بھی اعلان کروایا جاچکا ہے۔

اس انتخاب میں بالخصوص سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر سختی سے عملدر آمد کیا جائے گا۔

"ہم نے نظام کو مستحکم کرنا ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں کوئی نرمی نہیں ہوگی۔ جو باشرح ادائیگی نہیں کرتے وہ عہدیدار نہیں بن سکتے۔ اس پر سختی سے عملدر آمد کروائیں"۔

اس سلسلہ میں واضح ہو کہ ایمان کی علامت یہی ہوتی ہے کہ انسان اپنی جان و مال سب کچھ دین کی راہ میں قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔

ان اللہ اشتریٰ من المومنین أموالهُم وَأنفُسهُم بانَّ لَهُمُ الجنۃ۔

کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے اموال اور اُن کی جانیں جنّت کے عوض اُن سے خرید لی ہیں۔ پس جنّت کا ملنا اس امر پر موقوف ہے کہ ہم اپنی جانیں اور اپنے مال دین کی راہ میں وقف کر دیں۔

اس کیلئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ جماعت کے عہدیداران مالی قربانی میں افراد جماعت کیلئے اعلیٰ نمونہ بنیں۔ جب عہدیدار باشرح لازمی چندہ ادا کرنے والے ہونگے تو لازماً افراد جماعت کو چندوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے باشرح ادائیگی کرنے کی طرف توجہ دلا سکیں گے۔

مجھے اُمید ہے اس طرف خصوصی طور پر افراد جماعت آئندہ سہ سالہ انتخاب سے قبل لازمی چندہ باشرح ادائیگی کی طرف توجہ دینگے۔ تا منتخب شدہ عہدیداران کی منظوری بھجوانے میں کوئی امر مانع نہ ہو۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

پاکستان میں شریعت کے نفاذ کیلئے ملک گیر مہم کا اعلان

اسلام آباد۔ ۱۳/ نومبر (اے این آئی) پاکستان کی کم از کم ۳۵ مذہبی پارٹیوں نے ملک میں اسلامی طرز زندگی کی واپسی کی پر زور وکالت کرتے ہوئے ایک شرعی نظام کی بحالی کیلئے ملک گیر سطح پر تحریک چھیڑنے کی دھمکی دی ہے۔ ان مذہبی پارٹیوں کی ایما پر بولتے ہوئے سینیٹر مولانا عبد الستار خان نیازی نے وزیر اعظم پر الزام لگایا کہ وہ شریعت کو پاکستان کا بالاتر قانون بنانے کا اپنا وعدہ وفا کرنے سے قاصر رہ گئے ہیں اور اگر اس پر عمل نہ کیا گیا تو ۳۵ نفری سیاسی فورم پاکستان کو اسلامی مملکت بنانے کیلئے تحریک چھیڑ دے گا۔ سینیٹر مولانا عبد الستار نے کہا کہ اس سلسلے میں نواز شریف کو ۸۰ صفحہ کی سفارش پہلے ہی پیش کر دی گئی ہے اور انہوں نے دعوی کیا کہ ۳۵ پارٹیوں کے فورم کو اپنے مقصد دوسری ۲۲ مذہبی پارٹیوں سے بھی حمایت مل سکتی ہے۔

(قومی آواز نئی دہلی ۱۳-۱۱-۹۷)

رمضان المبارک کے فضائل و برکات

سعیدہ رفعت پروین جڑچرلہ (آندھرا)

رمضان کا مہینہ اللہ سے لو لگانے اور اس سے گہرا تعلق پیدا کرنے کا مہینہ ہے آدمی اپنے اللہ سے جتنی زیادہ لو لگائے گا اتنی ہی اسکی دعائیں جلد پوری ہوں گی اس لئے اس مہینے میں کثرت سے دعائیں مانگی جائیں۔

عہد نبوت میں جب رمضان آتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو تلقین کرتے کہ وہ نیکی رحمت و مغفرت کی شب و روز چلنے والی باد بہاری اپنے مسام جاںمیں بسالیں صحابہ کرامؓ کمر باندھ لیتے اور ان برکات کو سمیٹنے میں لگ جاتے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخری دس دنوں میں دو باتوں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیتے ایک لیلۃ القدر کی رات اور دوسرا اعتکاف یہ وہ رات ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس رات کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندے پر رحمت بھیجتے اور اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خدا کا ذکر کرتا نظر آتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں یعنی اکیسویں تیئیسویں پچیسویں ستائیسویں اور انتیسویں میں تلاش کرو یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس کی سترہ تاریخ کو بدر کے میدان میں مسلمانوں نے اپنے سے چار گناہ طاقت رکھنے والے دشمن کو شکست فاش دیکر اپنی برتری کا سکہ جمایا اور اپنی خداداد طاقت کے ناقابل شکست ہونے کا ثبوت فراہم کیا اور اس مہینہ رمضان المبارک ۸ھ میں مسلمان فاتح مکہ کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کو بتوں کی آلائش سے پاک و صاف کیا اور اللہ کے گھر کے دروازے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے مالک خیر و کل ہونے اور غیر متزلزل ایمان رکھنے والوں کیلئے کھولے اور خدا تعالیٰ کے حکم سے آج بھی کھلے ہوئے ہیں۔

فرمایا رسول کریم ﷺ نے تم پر رمضان آیا جو ایک بابرکت مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیلئے ہیں اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں مردود سرکش شیطانوں کے گلے میں طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مہینے میں ایک رات ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ بڑی بھلائی سے محروم رہا۔

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اس خطبے میں حضور نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تم پر ایک بہت عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے اس مہینے میں کوئی نیک اور بھلا کام کرے تو اس کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسے اور مہینوں میں فرض کا ثواب لو گو یہ مہینہ صبر اور ضبط کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جس شخص نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ کھلوایا اور اس کو سیر کیا تو یہ فعل اس کے گناہوں کی مغفرت کا سبب ہوتا ہے اور روزہ کھلوانے والے کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملتا ہے اس بات کو سن کر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب تو اس قابل نہیں کہ کسی روزے دار کا روزہ کھلوائیں اور کھانا کھلوا سکیں اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو ثواب میں نے بیان کیا ہے یہ اس شخص کو بھی ملے گا جو صرف دودھ کے ایک گھونٹ سے یا ایک کھجور سے یا شربت کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ کھلوادے۔

ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور مجھ سے رمضان میں ایک ایسی کوتاہی ہو گئی ہے جس کا مجھے مرتکب نہیں ہونا چاہئے تھا حضور نے فرمایا کہ تم ساٹھ روزے رکھو اس نے عرض کی میری جان آپ پر فدا ہو ایک روزے کا یہ نتیجہ ہے اگر ساٹھ رکھوں گا تو معلوم نہیں کیا ہو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم ساٹھ مساکین کو کھانہ کھلا دو اس نے عرض کی فداك ابی و امی مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں۔ تب آپ نے تھوڑی دیر کے بعد اسے پکارا اور ایک کھجور کا ٹوکرا دیکر فرمایا جاؤ اسے صدقہ کر دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ کھجوریں ایسے شخص پر صدقہ کروں جو ان دو پہاڑوں کے درمیان سب سے زیادہ غریب ہے۔

آپ نے اس کی غرض کو خیال میں نہ لاتے ہوئے فرمایا ہاں کر دو۔ تب اُس نے کہا یا رسول اللہ؟ وہ تو پھر میرے سوا اور کوئی نہیں اس پر حضور مسکرائے اور فرمایا۔ اچھا تم ہی اپنے بال بچوں کو کھلا دو۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا روزے اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے یعنی رمضان عرض کرے گا اے پروردگار میں نے اس بندے کو کھانے پینے سے دن میں روک دیا تھا آپ اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر لیجئے اور قرآن عرض کرے گا الٰہی اس بندے کو میں نے رات میں سونے سے روک دیا تھا آپ اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر لیجئے یہ دونوں شفاعتیں قبول کر لی جائیں گی۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان دروازوں میں سے ایک کا نام ریان ہے یہ دروازہ صرف روزے داروں کے داخلہ کیلئے مخصوص ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں وہ یہ ہیں ان کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے بندے دنیا کی مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر میری طرف آئیں چوتھے اس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں تاکہ رمضان میں وہ ان برائیوں سے بچیں جس کی طرف سے غیر رمضان میں نہیں بچتے پانچویں رمضان کی آخری رات میں روزے دار کیلئے مغفرت کی جاتی ہے۔

بلاشبہ اسلامی سال کا یہ فیوض و برکات کا مہینہ خوش نصیبوں کو نصیب ہوتا ہے۔ اس متبرک مہینے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب فرمایا کہ یہ میرا مہینہ ہے اور میں اپنے روزے دار بندوں کو اس کی جزا خود دیتا ہوں اور فرمایا انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب یعنی جو لوگ اپنی خواہش پر صبر کرتے ہیں اُن کی مزدوری کسی شمار اور حساب میں نہیں آتی بلکہ حد سے زیادہ ہوتی ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ میری خاطر کھانا پینا چھوڑ دے گا اور دیگر خواہشات نفسانی کو ترک کرے گا تو بیشک میں خود ہی اس کی جزاء دے سکتا ہوں اور فرمایا شیطان آدمی کے اندر اس طرح گردش کرتا ہے جیسے شریانوں میں خون اسلئے شیطان کی راہ بھوک سے تنگ کرو۔ الصوم جنة یعنی روزہ سپر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹایا کرو لوگوں نے پوچھا کس چیز سے آپ نے فرمایا بھوک سے اس لئے کہ بھوک خواہشوں کو مار دیتی ہے۔

عورتوں کا حیض و نفاس سے پاک ہونا روزے کیلئے شرط ہے اگر کسی عورت کو روزے کی حالت میں حیض و نفاس شروع ہو گیا تو روزہ جاتا رہے گا۔ اس روزے کی قضاء کرے اگر روزہ فرض تھا تو اس کی قضاء بھی فرض ہوگی۔ عورتوں کو بوجہ سفر، حمل بچے کو دودھ پلانا بیماری یا ضعف، کمزوری روزے نہ رکھنے کی اجازت ہے یعنی ان وجوہات کی بناء پر روزہ نہ رکھ سکے تو گناہ گار نہیں مگر یہ عذر دور ہوتے ہی روزوں کی قضاء ادا کرنا فرض ہے۔

سرمہ لگانے 'سلائی کان میں ڈالنے 'روئی رکھنے سے روزے میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اگر بلا ارادہ کوئی چیز مثلاً مکھی یا کلی کا پانی اندر چلا جائے تو روزے کو نقصان نہیں ہوتا مگر کلی میں مبالغہ کیا پانی حلق تک لے جایا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اکثر نزلہ زکام یا کسی دیگر وجہ سے بلغم کو کھنکار کر تھوک دیا تو کوئی قباحت نہیں سحری دیر سے کھانا کھجور یا پانی سے روزہ جلد افطار کرنا فقیر کو کھانا کھلانا زیادہ سے زیادہ قرآن پاک پڑھنا اور عشرہ آخر میں مسجد میں اعتکاف کرنا یہ روزے کی سنتیں ہیں۔

آدمی صرف کھانا پینا ہی نہ چھوڑے بلکہ اپنے جوارح کو حرکات ناشائستہ سے بچائے ایک تو یہ کہ آنکھ کو ایسی چیزوں سے بچائے جو خدا کی طرف سے دل پھیرتی ہیں خصوصاً ایسی چیز کی طرف نظر نہ کرے جس سے شہوت پیدا ہوتی ہے اس واسطے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے زہر کا بجھا ہوا ایک تیر ہے جو خوف خدا کر کے اس سے بچے گا اسے ایمان کی ایسی خلعت عطا فرمائی جائے گی کہ آدمی اس کی حلاوت اپنے دل میں محسوس کرے گا اور آپؐ نے فرمایا کہ جھوٹ' غیبت نکتہ چینی جھوٹی قسم اور شہوت کی نظر روزے کو توڑ ڈالتی ہے دوسری چیز یہ کہ بے ہودہ گوئی اور بے فائدہ بات سے زبان کو بچائے ذکر الٰہی یا تلاوت قرآن میں زیادہ سے زیادہ مشغول رہے ضد بحث کرنا اور لڑائی جھگڑا کرنا بے ہودہ گوئی میں داخل ہے لیکن جھوٹ اور غیبت روزے کو باطل کر دیتا ہے تیسرے یہ کہ کان کو بُری باتوں سے بچائے اس لئے کہ جو بات کہنی نہیں چاہئے وہ سننی بھی نہیں چاہئے غیبت اور جھوٹ بات کا سننے والا بھی کہنے والے کے گناہ میں شریک ہے چوتھے یہ کہ اپنے ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو ناشائستہ افعال اور ناجائز حرکتوں سے بچائے پانچویں یہ کہ افطار کے وقت حرام اور شبہے والی اشیاء نہ کھائے اور خالص حلال اشیاء بھی بہت زیادہ نہ کھائے اس لئے کہ خواہشات کا توڑنا ہی روزے کا مقصد ہے خصوصاً جبکہ سامنے انواع و اقسام کا کھانا موجود ہو۔

حضرت عبیدہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے ایسے ہیں جو جھوٹ اور غیبت سے اپنے روزے کو محفوظ نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ ان کے بھوکے رہنے کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو روزے کا کوئی اجر قائم نہ کرو کیونکہ اس کا بدلہ تو میں خود ہوں ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ خدائے بزرگ و برتر ہمیں اس ماہ مبارک میں نماز کی پابندی کرنے روزہ رکھنے تلاوت قرآن کرنے اور ناشائستہ اور ناپسندیدہ باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

طالب دُعا: - محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

☎ 543106

STAR CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

وصایا

وصیت نمبر 15038:- میں حافظ سیّد رسول نیاز ولد مکرم حسین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷-۶-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۹۶۵ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ آئندہ جب کبھی کوئی مزید آمد یا کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
لقمان احمد ظفر قادیان	حافظ سید رسول نیاز قادیان	حافظ مظہر احمد طاہر قادیان

وصیت نمبر 15039:- میں انیسہ فرید زوجہ قریشی فرید احمد قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری اس وقت منقولہ جائیداد درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت سنار سے دریافت کر کے درج کی گئی ہے۔

طلائی ہار کانٹے ورِنگ وزن ۲۶-۴۲۰	موجودہ قیمت مبلغ -/۹۴۰۰ روپے
طلائی ایک رنگ وزن ۳-۱۱۰	-------- -/۱۲۵۰ روپے
طلائی ایک رِنگ وزن ۳-۵۰۰	-------- -/۱۵۵۰ روپے
طلائی بالیاں وزن ۳-۰۰	-------- -/۱۱۰۰ روپے
ناک کا پھول ایک عدد ---	-------- -/۱۵۰ روپے
پازیب نقرئی ایک عدد ۳۵۰ گرام	-------- -/۳۱۰
حق مہر بذمہ خاوند مبلغ	۶۰۰۰ روپے

میرا ذریعہ آمد کوئی نہیں ہے۔ میں رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہوار مبلغ ۲۰۰ روپیہ کے اخراجات پر حصہ آمد میں چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے علاوہ مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر قادیان	انیسہ فرید	داؤد احمد قریشی قادیان

وصیت نمبر 15040:- میں قریشی فرید احمد ولد مکرم قریشی سعید احمد درویش مرحوم قادیان قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں اس وقت میری ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۹۲۲ روپیہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کبھی مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر قادیان	قریشی فرید احمد قادیان	داؤد احمد قریشی قادیان

وصیت نمبر 15041:- میں سید مبشر احمد عامل ولد مکرم سید منظور احمد عامل مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کلکتہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں مجھے ماہوار مبلغ -/۲۲۳۶ روپے ملتے ہیں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد وسیم خان مبلغ سلسلہ کلکتہ	سید مبشر احمد عامل	ملک محمد مقبول طاہر قادیان

وصیت نمبر 15042:- میں سیدہ صالحہ بیگم زوجہ سید مبشر احمد عامل مبلغ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

۲- گلے کے دو طلائی ہار وزن ۲۹ گرام۔ کان کی بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ساڑھے تین گرام کانوں کے کانٹے وزن ساڑھ چھ گرام

۳- نقرئی انگوٹھی الیس اللہ چار گرام

میں اپنے رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہوار ۲۵۰ روپے پر حصہ آمد میں چندہ ادا کرتی رہا کروں گی۔ جس کا ماہوار مبلغ ۲۵ روپے اور سالانہ ۳۰۰ روپے حصہ آمد بنتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہا کروں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر قادیان	سیدہ صالحہ	سید مبشر عاملؔ

وصیت نمبر 15016:- میں محمد حبیب اللہ ولد مکرم علی بہادر صاحب قوم کالس گوجر پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۳ سال پانچ ماہ پیدائشی احمدی ساکن کسبلاڑی بریلہ ڈاکخانہ کسبلاڑی ضلع پونچھ صوبہ جموّں۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۷-۹-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے والد صاحب کی درج ذیل جائیداد ہے جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔

۱- چالیس کنال زرعی زمین واقع کسبلاڑی بریلہ پونچھ ۲- مکان تین عدد مذکورہ بالا جائیداد کے حصہ دار پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ جب بھی خاکسار کو اس میں سے حصہ ملے گا دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کروں گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس کے علاوہ میرے پاس اس وقت مبلغ -/۱۵۰۰۰ روپیہ نقد ہیں۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میں اس وقت وقف جدید بیرون کے تحت بطور معلم خدمت سرانجام دے رہا ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ اس وقت مبلغ =/۱۵۸۷ روپیہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

اگر اس کے علاوہ مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا اس کی بھی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	محمد حبیب اللہ	شریف احمد
		کارکن بہشتی مقبرہ قادیان

لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ -(اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

﴿منجانب﴾

محتاج دُعا - جماعت احمدیہ اتر پردیش

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان -

دوکان : 0092-4524-212515

رہائش : 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 ✆ 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 47 THURSDAY, Jan 1/8th 1998 ISSUE NO :1-2

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 56)

سینیشو اورس

SENECIO AUREUS

(Golden Ragwort)

سینیشو عام طور پر نوجوان بچیوں کی اندرونی تکلیفوں کے لئے مفید ہے جیسے فلکیریا فاس ہے۔ فلکیریا فاس میں اگر بلوغت کے آغاز میں سردی لگ جانے کی وجہ سے حیض کے ایام میں بے قاعدگی ہو جائے تو ساری عمر وہ تکلیف رہتی ہے جب تک اس کا فلکیریا فاس سے علاج نہ کیا جائے۔ سینیشو بھی خاص طور پر نوجوان بچیوں کے حیض کی کمزوریوں سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ عام طور پر بچیاں شرم کی وجہ سے اپنی تکلیفیں نہیں بتاتیں۔ بے احتیاطی سے ان دنوں میں نہا لیا جائے، پاؤں بھیگے رہیں، نہا کر پوری احتیاط نہ کی جائے، نمدار موسم میں ننگے پاؤں پھرنے کی عادت ہو تو حیض پر جتنے بداثر پڑتے ہیں ان کا علاج سینیشو میں ہے لیکن آغاز میں فلکیریا فاس دے کر دیکھنا چاہئے۔

سیلانِ خون اس دوا کی خاص علامت ہے۔ جگہ جگہ سے خون بہتا ہے جہاں بھی اندرونی جھلی اور جلد آپس میں ملتی ہے ان کے جوڑوں سے خون بہنا سینیشو کی خاص علامت ہے عموماً یہ علامت سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے مگر اس دوائی میں بھی یہ نمایاں ملتی ہے۔ غالباً حیض کی تکلیفوں سے بھی اسی وجہ سے سینیشو کا تعلق ہے۔ اگر گردے کا درد شدید ہو اور ناقابل برداشت ہو تو ایکونائٹ اور بیلاڈونا ۱۰۰۰ کی طاقت میں بار باری دینا بہت مفید ہے۔ سینیشو بھی بہت مفید دوا ہے۔ اگر کسی اور دوا سے آرام نہ آئے تو سینیشو دینے سے افاقہ ہوتا ہے۔

عموماً پتے اور اپنڈکس کے دردوں میں متلی اور الٹیاں شروع ہو جاتی ہیں لیکن گردے کے درد میں متلی نہیں ہوتی۔ سینیشو کی علامت اور خاص پہچان یہ ہے کہ اس میں گردے کے درد کے ساتھ متلی بھی ہوتی ہے۔ اگر گردے میں درد ہو اور ساتھ متلی بھی ہو تو سینیشو کو سب سے پہلے استعمال کروانا چاہئے۔

اچانک جاری ہونے والے خون کو روکنے کے لئے اچھی اور فوری اثر دکھانے والی دواؤں میں سینیشو کا بھی شمار ہوتا ہے۔ بربرس بھی اس سے ملتی جلتی دوا ہے۔ بربرس کو عموماً مدر ٹنکچر میں ہی استعمال کیا جاتا ہے اور بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ صرف گردے کے درد کو ہی دور نہیں کرتی بلکہ پتھری گھلانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کئی ہومیوپیتھک ڈاکٹر بربرس کا ٹیکہ بھی لگا دیتے ہیں۔ میں ہومیوپیتھک ادویات کو بذریعہ انجکشن دینے کا قائل نہیں ہوں کیونکہ ہومیوپیتھک دواؤں میں مدر ٹنکچر کی مقدار بڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا بلکہ بعض صورتوں میں نقصان ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہومیوپیتھک دوا ردعمل پیدا کرے اگر زیادہ دوا جسم میں چلی جائے تو وہی علامتیں پیدا کر سکتی ہے۔ جو اس زہر میں پائی جاتی ہیں جس سے یہ دوا تیار کی گئی ہے۔ ویسے بھی ہومیوپیتھک ادویہ کا ردعمل معدے میں جاکر ہضم ہونے اور پھر خون میں ملنے سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ فوری طور پر خون کی انتہائی باریک رگوں کے جال میں جذب ہو جاتی ہیں جنہیں Capillares کہا جاتا ہے۔ اسی لئے بعض اوقات اگر جلد پر ہومیوپیتھک دوا کو مل دیا جائے تو فوراً اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر گردے کی درد میں ماؤف حصہ پر دوا کو مل دیں تو کچھ عرصہ کے بعد ردعمل ظاہر ہوگا۔ اسی نظریہ کے پیش نظر ہومیوپیتھک ڈاکٹرز نے سونگھنے والی ادویات بھی بنائی ہیں۔

سینیشو میں بہت سست اور مدہوش کر دینے والے سر درد کی علامت پائی جاتی ہے۔ درد سر کے پچھلے حصہ سے شروع ہو کر آگے کی طرف پھیلتا ہے، غنودگی کی لہریں بھی محسوس ہوتی ہیں۔ بائیں آنکھ کے اوپر اور کنپٹی میں شدید درد ہوتا ہے، چھینکیں آتی ہیں اور گلے میں جلن کا احساس ہوتا ہے، دانت بہت حساس ہو جاتے ہیں، چہرے کے بائیں طرف درد ہوتا ہے۔ مونہہ، تالو اور گلا خشک ہوتا ہے اور نگلنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔

پیٹ کے درد میں اجابت کے بعد افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ پتلے پانی کی طرح اسہال کا رجحان ہوتا ہے جس میں سخت ٹکڑے بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ پیشاب بہت کم مقدار میں آتا ہے۔ رنگ گہرا ہوتا ہے اور بعض اوقات اس میں خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے اور پیپ بھی آتی ہے جلن کا احساس اور بار بار حاجت محسوس ہوتی ہے۔ بچوں میں بھی مثانے کی بے چینی کی یہ علامت پائی جاتی ہے جس کے ساتھ سر اور پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے۔

نوجوان بچیوں میں حیض کا خون رک رک کر آتا ہے کمر میں درد ہوتا ہے، خون جاری ہونے سے پہلے گلے، سینے اور مثانے میں سوزش محسوس ہوتی ہے حیض کے ایام ختم ہونے کے بعد یہ تکلیفیں خود بخود دور ہو جاتی ہیں۔ مریض کو ناپسندیدہ خواب آتے ہیں، نیند اڑ جاتی ہے۔ ان سب علامتوں میں سینیشو مفید دوا ہے۔ اگر عورتوں میں حیض کسی وجہ سے رک جائے اس کے بجائے ناک سے خون جاری ہو جائے تو سینیشو مفید دوا ہے اگر رحم اپنی جگہ سے ٹل جائے، پیشاب درد کے ساتھ آئے یا بالکل بند ہو جائے۔ بسا اوقات گردوں میں شدید ورم ہو جاتی ہے اور سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے۔ ان علامات میں سینیشو دینی چاہئے۔

سینیشو میں تکلیفیں دوپہر اور رات کو بڑھ جاتی ہیں۔ کھلی ہوا میں بھی نزلہ زکام ہو جاتا ہے۔ عورتوں کی تکلیفیں حیض جاری ہو جانے سے کم ہو جاتی ہیں یا مریض کی توجہ کسی اور طرف پھیر دی جائے تو تکلیف کا احساس کم ہو جاتا ہے۔

سینیگا

SENEGA

(Snake Wort)

سینیگا ایک ایسی ایلوپیتھک دوا ہے جو گزشتہ سو سال سے بھی زائد عرصہ سے سینہ کی بیماریوں کے علاج میں استعمال ہوتی آتی ہے اور یہ اس نسخہ کا مستقل جزو تھی جو کھانسی، تپدق اور چھاتی کی دوسری بیماریوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس کی وجہ سے چھاتی کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ نئی بات بھی سامنے آئی کہ اس کا کچھ اثر بیماری کو دور کرتا ہے اور کچھ بیماری کو بڑھا دیتا ہے یعنی دو طرح کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں ابتدائی اثر یہ ہے کہ اگر تھوڑی مقدار میں دی جائے تو یہ دوا بیماری کو دور کر دیتی ہے لیکن اگر اس کی مقدار بڑھادی جائے تو بعینہ وہی بیماری پیدا ہوجاتی ہے جس کو دور کرنے کے لئے اسے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً اوپیم اور اپی کاک کو ایلوپیتھک نسخوں میں متلی دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لیکن زیادہ مقدار میں دے دی جائیں تو دونوں متلی پیدا بھی کر دیتی ہیں۔

سینیگا کا ابتدائی اثر یہ ہے کہ پھیپھڑوں کو ہر قسم کی بیماریوں اور بلغمی اثرات سے پاک کرتا ہے اور ثانوی اثر یہ ہے کہ اس کے زائد استعمال سے یہ سب بیماریاں پیدا بھی ہوسکتی ہیں جن میں سینیگا کی تھوڑی مقدار شفا بخشتی ہے۔

دمہ خصوصاً دل کی تکلیف سے تعلق رکھنے والے دمہ میں سینیگا بہت مفید دوا ہے۔ سپانجیا ایسے دمہ میں چوٹی کی دوا شمار کی جاتی ہے لیکن سینیگا کو بھی اس کے ساتھ ملا کر استعمال کرنا چاہئے۔

بعض ہومیوپیتھک دوائیں جانوروں کی بیماریوں میں بھی بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جانوروں اور انسانوں کی بیماریوں میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ انسان کی بیماریوں میں ایک مرض سے تعلق رکھنے والی دوا ہر انسان میں کام نہیں کرتی کیونکہ ہر انسان کا مزاج الگ ہوتا ہے جو کبھی کسی دوا کا تقاضہ کرتا ہے اور کبھی کسی کا۔ یہ مزاج مختلف حالات اور موسموں میں بدلتا بھی رہتا ہے لیکن جانوروں میں سیدھی سادھی ایک ہی قسم کی سرشت پائی جاتی ہے اس لئے جو دوا ایک دفعہ مویشیوں کی بیماریوں میں کام کرے وہ ہمیشہ ہی کام کرے گی الاماشاء اللہ۔ اور جو دوا مرغیوں کی بیماریوں میں اثر دکھائے گی وہ ہمیشہ مفید ثابت ہوگی سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی نہ ہو کیونکہ ایسے اشتناء ضرور ملتے ہیں اکثر معاملات میں یہ اصول درست ہے۔ سینیگا مویشیوں کے نمونیہ میں چوٹی کی دوا ہے اگر وبلہ کی طرح نمونیہ پھیلا ہو تو سینیگا دینے سے مویشی خدا کے فضل سے صحتیاب ہونے لگیں گے۔ انسانوں میں اگر نمونیہ کے ساتھ پلوری کا حملہ بھی ہو جائے تو سینیگا اس کی اچھی دوا ہے۔ یہ پلورا یعنی پھیپھڑوں کی بیرونی سطح کے ساتھ بہت تعلق رکھتی ہے۔ اگر نمونیہ میں سینیگا کی علامتیں نمایاں ہوں تو پلورا میں بھی ضرور سوزش ہو جاتی ہے اس میں کچھ علامتیں رسٹاکس کی اور کچھ برائیونیا کی پائی جاتی ہیں۔ اگر سینے، جوڑوں اور سوزش وغیرہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی دردیں اور دمہ کی بعض علامتیں معمولی حرکت سے بھی بہت بڑھ جائیں تو سینیگا اس کی دوا ہے اور یہ اس پہلو سے برائیونیا سے مشترک ہے لیکن اس کا مریض رسٹاکس کی طرح کروٹیں بدلتا ہے حالانکہ حرکت سے تکلیف ہوتی ہے۔

سینیگا کے مریض کے لئے چڑھائی پر چڑھنا بہت دوبھر ہے کیونکہ دل کے اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے دمہ ہو تو ایسے مریض کے لئے چڑھائی زہر قاتل ہے یہ تکلیف بہت بڑھ جائے تو چند قدم اٹھانے سے بھی دل گھٹنے لگتا ہے اور دمہ کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اینٹی مونیم ٹارٹ کی طرح سینیگا اس وقت پھیپھڑوں کو صاف کرتی ہے جب وہ بلغم سے بھر چکے ہوں اور مریض کمزوری کی وجہ سے اسے باہر نہ نکال سکتا ہوں بعض دفعہ دل کی کمزوری بھی پھیپھڑوں پر اثر انداز ہوتی ہے یا نفسیاتی کمزوری کی وجہ سے جسم بے جان ہوتا ہے اور ہمت ہی نہیں ہوتی کہ زور لگاکر بلغم کو باہر نکال سکے اس میں سینیگا مفید ہے۔ اگر صرف پھیپھڑے کا قصور ہو اور دل کا تعلق نہ ہو تو اینٹی مونیم ٹارٹ دوا ہے۔ کمزوری کے باعث بلغم کو باہر نہ نکال سکنے کی علامت کاسٹکیم میں بھی ہے کیونکہ ان میں فالجی اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ اگر آنکھ کا فالج ہو جائے اور اوپر کا چھپر نیچے گر جائے تو آنکھ نہیں کھلتی اور اس تکلیف میں ایگریکس اور جلسیم کے علاوہ سینیگا بھی مفید ہے۔ اگر کورنیا کے اوپر چھوٹے چھوٹے داغ دکھائی دیں اور آنکھ کے چھپر پر سوزش ہو تو سینیگا اچھا اثر دکھاتی ہے۔

نرخرہ میں کھجلی کے باعث اٹھنے والی کھانسی میں بھی سینیگا بہت مفید دوا ہے۔ یہ علامت اور بھی کئی دواؤں میں ہے خصوصاً فاسفورس میں بہت نمایاں ہے۔ رسٹاکس سے بھی بعض دفعہ فوراً فائدہ پہنچتا ہے لیکن اگر کوئی دوا ایک دفعہ فائدہ پہنچا کر رک جائے تو پھر طاقت بڑھادیں اگر پھر بھی کام نہ کرے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ دوا عارضی فائدہ کی تھی مستقل بیماری کو ٹھیک کرنے سے اس کا تعلق نہیں ہے اس لئے متبادل دوا تلاش کرنی چاہئے۔

خارش میں بھی بعض دفعہ ایک دوا فوراً فائدہ دیتی ہے لیکن دوسری دفعہ نہیں دیتی، کوئی ور دوا ڈھونڈنی پڑتی ہے۔ سینیگا کی کھجلی میں جلن کا احساس بھی پایا جاتا ہے۔ مونہہ اور گلے میں خشکی ہوتی ہے اور مونہہ میں تانبے کا سا مزہ آتا ہے۔ اگر دھات کی موجودگی کا احساس ہو تو سینیگا بہت مفید دوا ہے۔

پھیپھڑوں کی بیماریوں میں تپدق بھی شامل ہے اور بہت گاڑھا چمٹنے والا بلغم بہت کثرت سے پھیپھڑوں میں پیدا ہوتا ہے خصوصاً تپدق بگڑ جائے تو یہ علامت بہت نمایاں ہو جاتی ہے۔ سینیگا سے یہ بیماری بہت حد تک قابو میں آ جاتی ہے یہ مسکن دوا ہے لیکن مکمل شفا نہیں دیتی۔ سلفر، سلیشیا اور فاسفورس زیادہ اثر کرنے والی دوائیں ہیں۔ ایسی بیماری جس میں پھیپھڑوں کی تپدق بہت آگے بڑھ چکی ہو وہاں دوا دیتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ چھوٹی طاقت میں دے کر اس کا اثر رفتہ رفتہ بڑھانا چاہئے۔ بیسیلینم بھی ایسے مریضوں میں جان پیدا کرنے کے لئے مفید ہے۔ بعض ایسے بچے ہوتے ہیں جن کے خاندان میں تپدق کے جراثیم موجود ہوتے ہیں یا وہ ایسی جگہ پر رہتے ہیں جہاں آب و ہوا خوشگوار نہیں ہوتی تنگ و تاریک گلیوں میں رہنے کی وجہ سے ان کے چہرے مرجھائے ہوئے اور رنگ پیلے ہوتے ہیں اگر ان کو بیسیلینم یا ٹوبرکولینم ۲۰۰ میں دو تین خوراکیں دے کر پھر کبھی کبھی ہزار کی طاقت میں دے کر ایک دو سال تک طاقت کو آہستہ آہستہ بڑھاتے رہنا چاہئے۔ اس سے حیرت انگیز تبدیلیاں دیکھنے میں آتی ہیں اور ایسے بچوں کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ بنیادی طور پر نقوش تو ٹھیک ہی ہوتے ہیں مگر جب سل امراض کے اثرات جلد پر ظاہر ہونے لگیں تو کیسے بھی نقوش ہوں ان میں جان نہیں رہتی۔ دیکھنے والوں کی طبیعت میں ہلکی سی کراہت اور خوف پیدا ہوتا ہے لیکن اس دوا سے اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

پھیپھڑوں کی بیماری میں دوا دیتے ہوئے بہت محتاط رہنا چاہئے۔ طاقتور اور مکمل علاج کرنے والی دواؤں سے پہلے ایسی دوائیں دیں جو مرض کو فوری طور پر سنبھال لیں اور تسکین بخش ہوں مریض میں کچھ جان پیدا کردیں۔ سینیگا میں یہ خوبی ہے کہ یہ تپدق کو مکمل ٹھیک نہیں کرتی لیکن مددگار دوا بن جاتی ہے۔ اس لئے تپدق کے آخری درجہ پر جب کوئی اور دوا کارگر نہ ہو یہ فائدہ ضرور پہنچاتی ہے اور مریض کے لئے آسانی پیدا کر دیتی ہے اس لئے سینیگا کی بہت اہمیت ہے کہ یہ مددگار ہے اور اس کا ردعمل کوئی نہیں ہے۔

سینیگا کی ایک اور علامت یہ ہے کہ اس کا مریض کسی پرانے غیراہم واقعہ کو اچانک یاد کرنے لگتا ہے۔ بہت عرصہ پہلے دیکھی ہوئی غیراہم جگہیں یاد آ جاتی ہیں اور دوسروں سے جھگڑا کرنے کا میلان بھی رکھتا ہے۔ سر میں بوجھل پن کا احساس ہوتا ہے اور آنکھیں تھکی تھکی سی اور کنپٹی میں درد ہوتا ہے۔ سینیگا میں آنکھوں کی بعض تکلیفوں میں سر کو پیچھے کرنے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ آنکھوں کے چھپر بہت خشک ہو جاتے ہیں چیزیں دھندلائی ہوئی نظر آتی ہیں۔ سینیگا میں بائیں طرف کا لقوہ بھی پایا جاتا ہے۔ چہرہ گرم ہوتا ہے خصوصاً ہونٹوں کے کنارے جلتے ہیں، گلے میں بھی جلن کا احساس ہوتا ہے۔ گلا بیٹھ جاتا ہے اور ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے چھیل دیا ہو بات کرتے ہوئے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ کھانسی کے ساتھ شدید درد ہوتا ہے۔ آواز بھی غائب ہو جاتی ہے۔ چھاتی میں تنگی اور گھٹن کا احساس ہوتا ہے کھانسی کے ساتھ چھینکیں بھی شروع ہو جاتی ہیں اور سینے سے خرخراہٹ کی آوازیں آتی ہیں۔ بلغم بھی بہت بنتی ہے۔

مریض کھلی ہوا میں اور آرام کرتے ہوئے تکلیف محسوس کرتا ہے۔ پسینہ آ جائے تو طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰/ دسمبر ۱۹۹۷ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزم کرشن احمد صاحب (کارکن کمپیوٹر سیکشن صدر انجمن احمدیہ) ابن مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش ساکن قادیان کا نکاح عزیزہ صبیحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا حسن احمد صاحب بیگ ساکن حیدر آباد (آندھرا) کے ساتھ مبلغ ۶۶۶۶/- روپے حق مہر پر مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ موصوف نے مبلغ ۱۰۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین)